عالمی مجلس تحفظ ختم نبوۃ کا ترجمان

ہفت روزہ ختمِ نبوۃ

INTERNATIONAL URDU WEEKLY KHATM-E-NUBUWWAT KARACHI PAKISTAN

جلد ۲۴ | ۲۲ تا ۲۸/ فروری ۲۰۰۵ء مطابق ۱۳ تا ۱۷/ محرم ۱۴۲۶ھ | شمارہ: ۸

تعلیم و تربیت میں خواتین کا کردار

علم اور علماء کی تعظیم

حضرت مولانا منظور احمد الحسینیؒ

حسنِ ادب کی اہمیت

حضور صلی اللہ علیہ وسلم اغیار کی نظر میں

Website: http://www.khatme-nubuwwat.org
http://www.khatm-e-nubuwwat.com

Email: editorkn@yahoo.com

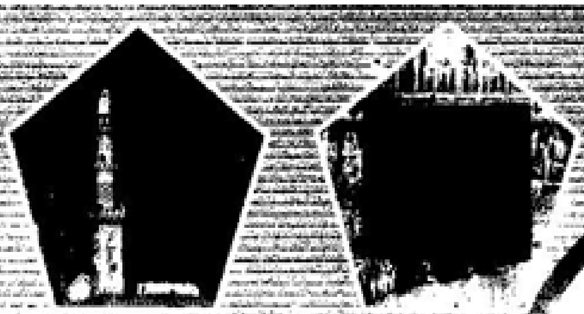

شہید اسلام حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی رحمہ اللہ

آپ کے مسائل

قطع رحمی کا وبال کس پر ہوگا؟

س:...... میں نے ایک حدیث میں پڑھا تھا کہ "جس نے اپنے مسلمان بھائی سے ایک سال تک تعلق توڑے رکھا گویا اس نے اسے قتل کر دیا"۔ عرض یہ ہے کہ اگر ایک شخص کسی سے زیادتی کرے تو یہ حدیث کس شخص پر ہے کہ اگر معلوم ہے تو وہ پہلے بولے گا یا یہ کہ جس سے زیادتی ہوئی یا کہ یہ گناہ دونوں پر ہوگا؟

ج:...... (۱) یہ حدیث صحیح ہے، مشکوٰۃ شریف ص ۴۲۸ میں ابوداؤد کے حوالے سے نقل کی ہے۔ ابوداؤد کے علاوہ مسند احمد اور مستدرک حاکم وغیرہ میں بھی ہے:

"حضرت ابی خراش روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ جس شخص نے اپنے بھائی سے ایک سال تک تعلق توڑے رکھا اس نے گویا اس کو قتل کر دیا۔"

مقصود اس حدیث سے قطع تعلق کے وبال سے ڈرانا ہے کہ وہ اتنا سنگین گناہ ہے جیسے کسی کو قتل کر دینا۔

(۲) دو شخصوں کے درمیان رنجش اسی وقت ہوتی ہے جبکہ ایک شخص دوسرے پر زیادتی کرے، اور جس شخص پر زیادتی ہوئی ہو ظاہر ہے کہ شرعی حدود میں رہتے ہوئے اس کو بدلہ لینے کا بھی حق ہے (بدلہ کی نوعیت اہل علم کے سامنے پیش کر کے ان سے دریافت کر لیا جائے کہ یہ جائز ہے یا نہیں؟) اور طبعی طور پر رنج ہونا بھی لازم ہے، لیکن شریعت نے تین دن کے بعد ایسا رنج رکھنے کی اجازت نہیں دی کہ بول چال اور سلام دعا بھی بند رہے۔

(۳) جن دو شخصوں یا بھائیوں کے درمیان رنجش ہو ان کو چاہئے کہ تین دن کے بعد رنجش ختم کر دیں، اور جو شخص اس رنجش کو ختم کرنے میں پہل کرے وہ اجر عظیم کا مستحق ہے۔

(۴) اور جس شخص نے اپنے بھائی پر زیادتی کی ہو وہ اپنے بھائی سے معافی مانگے اور اس کی تلافی ہو سکتی ہو تو تلافی بھی کرے۔

(۵) اگر کوئی شخص ظالم ہے، ظلم و زیادتی سے باز نہیں آتا تو اس سے زیادہ میل جول نہ رکھا جائے، لیکن ایسا قطع تعلق نہ کیا جائے کہ سلام کلام بھی بند کر دیا جائے اور مرنے جینے میں بھی نہ جایا جائے بلکہ جہاں تک اپنے بس میں ہو اس کے شرعی حقوق ادا کرتا رہے۔

(۶) یہ قطع تعلق اگر دنیوی رنجش کی وجہ سے ہو تو جیسا کہ اوپر لکھا گیا، گناہ کبیرہ ہے، لیکن اگر وہ شخص بددین اور گمراہ ہو تو اس سے قطع تعلق دین کی بنیاد پر نہ صرف جائز بلکہ بعض اوقات ضروری ہے۔

علم الاعداد سیکھنا اور اس کا استعمال:

س:...... میں نے شادی میں کامیابی و ناکامی معلوم کرنے کا طریقہ سیکھا ہے جو اعداد کے ذریعہ نکالا جاتا ہے۔ اس کی شرعی حیثیت کیا ہے کیونکہ غیب کا علم تو صرف اللہ کو ہے؟

ج:...... غیب کا علم جیسا کہ آپ نے لکھا ہے اللہ تعالیٰ کے سوا کسی کو نہیں۔ اس لئے علم الاعداد کی رو سے جو شادی کی کامیابی یا ناکامی معلوم کی جاتی ہے یا نومولود کے نام تجویز کئے جاتے ہیں یہ محض انکل پچو چیز ہے۔ اس پر یقین کرنا گناہ ہے۔ اس لئے اس کو قطعاً استعمال نہ کیا جائے۔ (واللہ اعلم)

کسی کی نجی گفتگو سننا یا نجی خط کھولنا:

س:...... کچھ اداروں میں یہ غلط طریقہ کار رائج ہے کہ وہاں کے ملازمین کی ٹیلیفون پر ہونے والی گفتگو سنی جاتی ہے اور کسی ملازم کے نام کوئی خط آئے چاہے وہ ذاتی ہو یا دفتری، کھول لیا جاتا ہے اور اس کے بعد انتظامیہ کی اگر مرضی ہو تو اسے دے دیا جاتا ہے ورنہ اسے پتا ہی نہیں چل پاتا کہ اس کے نام کوئی خط بھی آیا تھا۔ آپ اسلامی نقطۂ نگاہ سے بتائیں کہ یہ دونوں حرکتیں کیسی ہیں؟

ج:...... کسی کی نجی گفتگو یا نجی خط اس کی امانت ہے، گفتگو کا سننا اور کسی کے خط کا کھولنا اس امانت میں خیانت ہے، اور خیانت گناہ کبیرہ ہے۔ اس لئے کسی کی گفتگو سننا اور اس کے خط کا کھولنا ناجائز ہے، اِلّا یہ کہ یہ شبہ ہو کہ یہ گفتگو یا خط اس شخص کے خلاف ہے۔

ختم نبوۃ

حضرت خواجہ خان محمد مدظلہ

سید نفیس الحسینی مدظلہ

جلد: ۲۴ شمارہ: ۸ ۲۳ تا ۲۸ فروری ۲۰۰۵ء مطابق ۱۳ تا ۱۹ محرم ۱۴۲۶ھ

امیر شریعت مولانا سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ
خطیب پاکستان قاضی احسان احمد شجاع آبادیؒ
مجاہد اسلام حضرت مولانا محمد علی جالندھریؒ
مناظر اسلام حضرت مولانا لال حسین اخترؒ
محدث العصر مولانا سید محمد یوسف بنوریؒ
فاتح قادیان حضرت اقدس مولانا محمد حیاتؒ
شہید اسلام حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانویؒ
امام اہل سنت حضرت مولانا مفتی احمد الرحمنؒ
حضرت مولانا محمد شریف جالندھریؒ
مجاہد ختم نبوت حضرت مولانا تاج محمودؒ
مولانا عبدالرحیم اشعرؒ

مولانا عزیز الرحمن جالندھری — مولانا محمد اکرم طوفانی — مولانا اللہ وسایا

اس شمارے میں

اداریہ		4
حضور صلی اللہ علیہ وسلم اخیار کی نظر میں علم اور علماء کی تعظیم	(مولانا عبدالجلیل خان)	6
حسن ادب کی اہمیت	(مولانا محمد خالد سعید مبارکپوری)	9
تعلیم و تربیت میں خواتین کا کردار	(مولانا حبیب الرحمن اعظمی)	11
حضرت مولانا منظور احمد الحسینی	(عابدہ حسام الدین)	16
قاری صفات محمد حقانی کا سفر آخرت	(مولانا اللہ وسایا)	18
	(مولانا اللہ وسایا)	20
پاسپورٹ سے مذہب کے خانہ کا اخراج ملک گیر احتجاج کی رپورٹ		22
عقائد اسلام اور مرزائیت	(مفتی محمد راشد مدنی)	27

مجلس ادارت

مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر
مولانا بشیر احمد
صاحبزادہ مولانا عزیز احمد
علامہ احمد میاں حمادی

مولانا منظور احمد الحسینی
مولانا سعید احمد جلالپوری
صاحبزادہ طارق محمود
مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی
سید اطہر عظیم
سرکولیشن منیجر: محمد انور رانا
ناظم مالیات: جمال عبدالناصر شاہد
قانونی مشیران: حشمت حبیب ایڈووکیٹ، منظور احمد میو ایڈووکیٹ
ٹائٹل و تزئین: محمد راشد خرم، محمد فیصل عرفان

زر تعاون بیرون ممالک: امریکہ، کینیڈا، آسٹریلیا: ۴۰ ڈالر
یورپ، افریقہ: ۳۵ ڈالر، سعودی عرب، متحدہ عرب امارات، بھارت، مشرق وسطیٰ، ایشیائی ممالک: ۳۰ امریکی ڈالر

زر تعاون اندرون ملک فی شمارہ: ۵ روپے، ششماہی: ۱۷۵ روپے، سالانہ: ۳۵۰ روپے

چیک / ڈرافٹ بنام ہفت روزہ ختم نبوت، اکاؤنٹ نمبر 8-383 الائیڈ بینک، اکاؤنٹ نمبر 2-927 یونائیٹڈ بینک، بنوری ٹاؤن برانچ کراچی، پاکستان ارسال کریں۔

لندن آفس: 35, Stockwell Green, London, SW9 9HZ U.K. Ph: 0207-737-8199

مرکزی دفتر: حضوری باغ روڈ، ملتان — Hazoori Bagh Road, Multan. Ph: 0486-514122 Fax: 542277

Jama Masjid Bab-ur-Rehmat (Trust), Purani Numaish, M.A. Jinnah Road, Karachi. Ph: 7780337 Fax: 7780340

ناشر: عزیز الرحمن جالندھری — طابع: سید شاہد حسن — مطبع: القادر پرنٹنگ پریس — مقام اشاعت: جامع مسجد باب الرحمت، ایم اے جناح روڈ کراچی

اداریہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

پاسپورٹ سے مذہب کے خانہ کا اخراج

حکمران، قادیانیوں کی سازش ناکام بنادیں

پاسپورٹ سے مذہب کے خانہ کے اخراج کے خلاف احتجاجی مہم اپنے عروج پر ہے۔ تمام مکاتب فکر کی نمائندہ تنظیموں اور سیاسی جماعتوں نے ایک آواز ہوکر پاسپورٹ میں مذہب کے خانہ کی بحالی کو مسلمانانِ پاکستان کا آئینی وقانونی حق اور وقت کا تقاضا قرار دیا ہے۔ پورے ملک ہی میں نہیں بلکہ یورپ میں بسنے والے مسلمان تک مذہب کے خانہ کے پاسپورٹ سے اخراج کے خلاف صدائے احتجاج بلند کررہے ہیں اور مذہب کے خانہ کی بحالی کا مطالبہ کررہے ہیں۔ اس معاملہ میں حکومت کا رویہ اونٹ کی شکل ہے۔ وفاقی وزراء کے کبھی مثبت اور کبھی منفی بیانات صورتحال کو گھمبیر بنائے دے رہے ہیں۔ گزشتہ دنوں پاسپورٹ میں مذہب کے خانہ کی بحالی کے حوالے سے وزراء کے متضاد بیانات نے اس سنگین مسئلہ کو حل کرنے کے بجائے معاملہ کو مزید مبہم بنادیا۔ وفاقی وزیر مذہبی امور اعجاز الحق نے پاسپورٹ میں مذہب کے خانہ کے حوالے سے اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ:

"پاسپورٹ میں مذہب کا خانہ بحال نہیں ہوگا: اعجاز الحق

لاہور (نمائندہ جنگ) وفاقی وزیر مذہبی امور اعجاز الحق نے کہا ہے کہ پاسپورٹ کے سرورق سے انگریزی میں اسلامک ری پبلک کے جو الفاظ ہٹائے گئے تھے وہ بحال کردیے جائیں گے مگر صفحہ اول پر مذہب کا خانہ بحال نہیں ہوسکے گا کیونکہ اس صفحے پر اس کالم کے لئے جگہ موجود نہیں۔" (روزنامہ جنگ کراچی منگل ۸/فروری ۲۰۰۵ء)

جبکہ اسی روز وزیر مملکت برائے ہاؤسنگ سردار محمد آصف نکئی نے کہا کہ:

"چندروز تک پاسپورٹ میں مذہب کا خانہ بحال کردیا جائے گا: آصف نکئی

قصور (نمائندہ جنگ) وزیر مملکت برائے ہاؤسنگ سردار محمد آصف نکئی نے کہا ہے کہ چندروز تک پاسپورٹ میں مذہب کا خانہ بحال کردیا جائے گا۔" (روزنامہ جنگ کراچی منگل ۸/فروری ۲۰۰۵ء)

لگتا ہے کہ حکومت اس معاملہ کو اب تک سنجیدگی سے نہیں لے رہی۔ وہ یہ خیال کررہی ہے کہ جس طرح دیگر عام معاملات میں عوام شور مچا کر چپ ہوجاتے ہیں، اسی طرح اس مرتبہ بھی ہوگا، لیکن وہ بھول رہی ہے کہ عقیدۂ ختم نبوت کے تحفظ اور فتنۂ قادیانیت کے خلاف شروع ہونے والی مہم اس وقت تک نہیں رکتی جب تک عقیدۂ ختم نبوت کو درپیش خطرات اور فتنۂ قادیانیت کی سرگرمیاں ختم نہ ہوجائیں۔ یہ بات کسی سے ڈھکی چھپی نہیں کہ پاسپورٹ سے مذہب کے خانہ کے اخراج سے صرف قادیانیوں کو فائدہ پہنچا ہے۔ پاسپورٹ میں مذہب کے خانہ سے صرف قادیانیوں کو چڑ تھی، دیگر غیر مسلموں کو مذہب کے خانہ کی پاسپورٹ میں موجودگی پر کوئی اعتراض نہیں۔ اس سلسلے میں درج ذیل خبر اخبارات میں شائع ہوئی:

"لاہور (پ ر) ممتاز مسیحی رہنما اور فلفحہ تھیولاجیکل سیمنری گوجرانوالہ کے سربراہ بشپ ڈاکٹر میجر (ر) ٹی ناصر نے پاسپورٹ میں مذہب کا خانہ دوبارہ بحال کرنے کی حمایت کی ہے اور اپنے جریدہ ماہنامہ "کلام حق" گوجرانوالہ کے جنوری ۲۰۰۵ء کے شمارہ میں تحریر کیا ہے کہ پاکستانی پاسپورٹ میں مذہب کا خانہ ختم کرکے حکومت پاکستان نے خود ایک غیر ضروری اور بیکار بحث کا آغاز کردیا ہے......

پاکستانی پاسپورٹ میں مذہب کا خانہ ہونے پر ہمیں کوئی اعتراض نہیں‘ ہم تو چاہتے ہیں کہ نا صرف پاسپورٹ میں مذہب کا خانہ موجود رہے بلکہ اگر ہو سکے تو مسلم اور غیر مسلم پاسپورٹ کا رنگ بھی تبدیل کر دیا جائے‘ مسلمانوں کا پاسپورٹ ”سبز رنگ“ اور مسیحی اقلیت کا پاسپورٹ ”سفید رنگ“ کا ہونا چاہئے۔ ہم کیپٹن (ر) آفتاب احمد خان شیرپاؤ سے درخواست کرتے ہیں کہ پاکستانی پاسپورٹ میں مذہب کا خانہ بحال کیا جائے تاکہ ہماری شناخت بھی اس کے ساتھ ہی بحال ہو جائے اور ہمارا اعتبار بھی بحال ہو جائے‘ ہم آپ کے تہہ دل سے مشکور ہوں گے۔ (روزنامہ ”اسلام“ کراچی ۱۳/جنوری ۲۰۰۵ء)

اس سے یہ بات عیاں ہے کہ عیسائیوں یا دیگر غیر مسلموں کو پاسپورٹ میں مذہب کا خانہ نہ صرف قبول ہے بلکہ وہ اس کی موجودگی کو اپنے حق میں بہتر خیال کرتے ہیں۔ دوسری طرف اس سے یہ بھی واضح ہوتا ہے کہ قادیانی جماعت ہی وہ گروہ ہو سکتا ہے جو درپردہ پاسپورٹ سے مذہب کے خانہ کے اخراج میں ملوث ہے۔ قادیانی جماعت ایسا کیوں کر رہی ہے؟ اور اس کے اس فعل کے پیچھے کیا عزائم ہیں؟ اس کا اندازہ آپ گزشتہ کئی شماروں میں شائع ہونے والی خبروں سے لگا چکے ہوں گے کہ حرمین شریفین کے تقدس کو پامال کرنا‘ پاکستان میں دہشت گردی کی وارداتوں میں ملوث قادیانیوں کو بیرون ملک فرار کرانا‘ حرمین شریفین میں دہشت گردی کرنا‘ اپنے آپ کو مسلمان باور کرانا اور سادہ لوح مسلمانوں کو گمراہ کر کے قادیانی بنانا ہی قادیانیوں کا بنیادی مقصد ہے۔ اسلام اور مسلمانوں کو ہر ممکن نقصان پہنچانا قادیانیوں کے عقائد کا حصہ ہے اور اسی وجہ سے وہ اسلام کے نام پر قائم کئے گئے ملک پاکستان کے بھی مخالف ہیں اور اسے کسی صورت ایک اسلامی ریاست نہیں دیکھنا چاہتے۔

ہم حکومت سے مطالبہ کرتے ہیں کہ وہ قیام پاکستان کے تقاضوں کو مدنظر رکھتے ہوئے پاسپورٹ میں مذہب کا خانہ بحال کرے۔ حکمران خود کو قادیانیوں کی سازشوں کا شکار ہونے سے بچائیں۔ قادیانی ملک میں اسلام کی بنیادوں کو منہدم کر دینا چاہتے ہیں۔ قادیانی آستین کے سانپ اور گھر کے بھیدی ہیں۔ خدارا ان کے شر سے ملک اور اس میں بسنے والے مسلمانوں ہی کو نہیں بلکہ اپنی ذات کو بھی بچایئے۔

قادیانیوں نے ہمیشہ پس پردہ رہ کر پہلے تو حکمرانوں کو خلاف اسلام اقدامات اٹھانے پر مجبور کیا اور پھر علیحدہ بیٹھ کر حکومت اور عوام کی محاذ آرائی دیکھتے رہے اور اس طرح فساد و انارکی کا بیج بو کر اسلام کو بدنام کرتے اور اسلامی قوانین کے خاتمے کی راہ ہموار کی۔ اس مرتبہ بھی وہ درحقیقت اپنے آپ کو مسلمانوں کے برابر لانے کی سازش کر رہے ہیں۔ وہ چاہتے ہیں کہ کسی طرح اپنے آپ کو مسلمان ظاہر کر دیں۔ حکومت کو چاہئے کہ وہ اس سازش کا حصہ بننے کے بجائے قادیانیوں کو اسلام اور مسلمانوں کے خلاف سازشیں کرنے کے جرم میں ازروئے قوانین مستوجب سزا ٹھہرائے‘ چونکہ پاسپورٹ سے مذہب کے خانہ کا اخراج ملک میں فساد و انارکی پھیلانے کی سازش کا ایک حصہ ہے‘ اس لئے حکومت اس سازش کو ناکام بنانے کے لئے فی الفور پاسپورٹ میں مذہب کا خانہ بحال کرنے کا اعلان کرے اور مستقبل میں ہر قسم کے غیر اسلامی اقدامات پر پابندی کا بل منظور کرے۔

ضروری اعلان

جلد کی تبدیلی کے بعد ہفت روزہ ”ختم نبوت“ کے اندرون و بیرون ملک کے تمام قارئین کے نام بقایا جات کی ادائیگی کے سلسلے میں یاد دہانی کے خطوط ارسال کئے جا چکے ہیں۔ جن حضرات کے نام بقایا جات واجب الادا ہیں وہ فوراً اپنی رقم بنام ہفت روزہ ”ختم نبوت“ کراچی بذریعہ منی آرڈر‘ چیک یا ڈرافٹ ارسال فرما کر ممنون فرمائیں۔

نوٹ: خط و کتابت کرتے وقت اپنے خریداری نمبر کی وضاحت ضرور فرمائیں۔ (ادارہ)

حضور صلی اللہ علیہ وسلم اغیار کی نظر میں

آقائے نامدار تاجدار مدینہ محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم کے فضائل و کمالات، اخلاق و عادات، شرافت ونجابت، صورت وسیرت اور ظاہر و باطن کا اعتراف نہ صرف اپنوں نے کیا بلکہ غیروں کی زبان بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی توصیف میں حرکت کئے بغیر نہ رہ سکی۔ چنانچہ بے شمار دشمنان اسلام جن کی نشوونما، ساخت و پرداخت ہی اسلام دشمنی میں ہوئی اور جن کا بچپن، جوانی اور بڑھاپا بلکہ زندگی کا پل پل اسلام کے روشن چہرے کو داغدار کرنے میں گزرا مگر وہ بھی حقیقت کا اعتراف کئے بغیر نہ رہ سکے۔ حالانکہ نہ تو انہیں اس پر مجبور کیا گیا اور نہ ہی دولت و ثروت کی چمک دمک سے راغب کرکے انہیں اس طرف مائل کیا گیا کہ وہ اسلام دشمنی کے زہر میں بجھے ہوئے اپنے قلم سے سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے فضائل و کمالات کا اعتراف کریں، بلکہ ان کی عقلوں نے خود انہیں سمجھایا کہ اعتراف حقیقت ہی دانش مندی کی سب سے بڑی علامت ہے، چنانچہ ”حکیم پنڈت کرشن کنور دست شرما“ نے سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی شخصیت کا اعتراف ان الفاظ میں کیا ہے:

”شعاع نور، مظہر اتم، مینارۂ ہدایت حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم جمال کبریائی کی وہ شعاع رنگ و نور ہے جو ایک پیکر انسانی میں جلوہ گر ہو کر ”ظلمت کدۂ جہاں“ کو ”رشک صد جہاں“ بنانے آئی تھی اور بنا گئی محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) انسانیت کا وہ مظہر اتم ہیں جن کی انسانیت کے سامنے فرشتوں کی گردنیں جھک گئیں، محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) وہ نابغۂ روزگار ہستی ہے جس کے مافوق الفطرت کمالات کو سمجھنے سے عقل انسانی باوجود اپنی بلند پروازیوں کے یکسر قاصر ہے، وہ ایسے عظیم الشان اور بلند مرتبہ انسان تھے جن کا طرز عمل پوری دنیا کی زندگی کے ہر شعبہ میں تقلید کا ہر ایک

مولانا عبدالجلیل خان

بہترین اور افضل ترین نمونہ بن گیا، ان کی شخصیت مینارۂ شرافت و ہدایت اور ایسی سراج صداقت و حقانیت تھی جس کی ضیا پاشیاں ہر زمانہ میں گم گشتگان راہ ہدایت کے لئے صراط مستقیم کا پیام ثابت ہوئیں اور ہوتی رہیں گی۔“

(نقوش رسول نمبر ۴/ ۴۸۰)

مسٹر تھامس کارلائل سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے بلند پایہ اخلاق، پاکیزہ خیالات اور آپ کی مقبولیت و محبوبیت کا اعتراف کرتے ہوئے اپنی کتاب میں لکھتا ہے:

”ان کے (یعنی محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہے) خیالات نہایت پاکیزہ اور اخلاق نہایت اعلیٰ تھے، وہ ایک سرگرم اور پرجوش ریفارمر تھے، جن کو خدا نے گمراہیوں کی ہدایت کے لئے مقرر کیا تھا، ایسے شخص کا کلام خدائی آواز ہے، محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) نے انتھک کوششوں کے ذریعہ حق کی اشاعت کی، دنیا کے ہر حصے میں ان کے متبعین بکثرت موجود ہیں اور اس میں شک نہیں کہ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کی صداقت رنگ لائی۔“ (المنہاج الواضح)

کون نہیں جانتا کہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت سے قبل عربوں کی حالت انتہائی ناگفتہ بہ تھی، صدیوں سے خالق ومخلوق کا رشتہ ٹوٹا ہوا تھا، ظلم و بربریت، سفاکی و بہیمیت، اخلاق و انتشار، بدامنی و انارکی اور بے حیائی و بدچلنی عام تھی، تہذیب وثقافت کے نام پر اس دور کے قہرمانوں نے اسے سند جواز دے رکھی تھی، ناخواندگی اور جہل اس دور کا طرۂ امتیاز تھا، خود فراموشی اور خدا بےزاری کی ہر طرف سے فضا قائم تھی، انسان کی جان لینا سرے سے کوئی اخلاقی جرم ہی نہ تھا اور نہ ہی قتل اتفاقی وقتل عمد کے درمیان کوئی فرق کیا جاتا تھا، قتل کا انتقام نہ لینا باعث توہین تھا، شہوت پرستی و بے عصمتی کی گرم بازاری تھی، ایسے پراگندہ ماحول میں آپ کی بعثت ہوئی، آپ کے اخلاق کریمانہ اور جہد و اخلاص کے

ساتھ دین وشریعت کی ترسیل واشاعت نے زمانہ کا رخ موڑ دیا۔ تیئیس سال کی قلیل مدت میں ایسا روحانی انقلاب برپا ہوا کہ کل تک جو رہزن تھے وہ آج اچھے راہرو ہی نہیں بلکہ بہترین رہبر بن گئے' کل تک جن کی زندگی فسق وفجور کی نذر تھی وہ اتنے مقدس اور بلند مرتبے پر فائز ہوگئے کہ صداقت وپاکیزگی کو ان کے انتساب سے شرف حاصل ہونے لگا' جو مردہ تھے وہ زندہ ہی نہیں بلکہ دوسروں کو زندگی دینے والے بن گئے' جو مشرک تھے موحد بن گئے' جو ناخواندہ اور جاہل تھے عالم اور علم کے مبلغ قرار پائے' جو پتھروں' سانپوں' بچھوؤں' بھڑوں اور بھیڑیوں سے ڈر کر انہیں خدائی کا رتبہ دیتے تھے عظیم سپہ سالار بن کر ملکوں اور قوم کے فاتح بن کر سامنے آئے اور دنیا کی سپر طاقتوں سے ٹکرا کر انہیں زیر کردیا۔

خود نہ تھے جو راہ پر اوروں کے ہادی بن گئے
کیا نظر تھی جس نے مردوں کو مسیحا کردیا

(اکبرالہ آبادی)

اس روحانی انقلاب کا اقرار نہ صرف یہ کہ اسلام کے ماننے والوں نے کیا بلکہ یہ شہادت دشمن اسلام ریمنڈ لیروگ اور اشتراکی مصنف کو بھی دینی پڑی۔ ریمنڈ لیروگ نے آپ کی ''عظیم انقلابی شخصیت'' کا اعتراف ان الفاظ میں کیا ہے:

''نبی عربی (صلی اللہ علیہ وسلم) اس معاشرتی اور بین الاقوامی انقلاب کے بانی ہیں جس کی نظیر اس سے قبل دنیا کی تاریخ میں نہیں ملتی' انہوں نے ایک ایسی حکومت کی بنیاد ڈالی جسے تمام کرۂ ارض پر پھیلنا تھا اور جس میں سوائے عدل اور احسان کے اور کسی قانون کو رائج نہیں ہونا تھا' آپ کی تعلیم مساوات' باہمی تعاون اور عالمگیر اخوت پر تھی۔''

(نقوش ۴/۴۸۳)

اشتراکی مصنف کہتا ہے:

''ریگستان عرب سے جذبہ دین سے سرشار ہوکر نکلنے والی خانہ بدوش چند جماعتوں نے قدیم کی دو عظیم طاقتوں کو جس غیر معمولی تیزی سے فتح کیا اس پر ہر آدمی غور کرتا ہے تو اس کی عقل حیران رہ جاتی ہے۔ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت پر ابھی پچاس سال بھی نہیں گزرے تھے کہ ان کے متبعین نے ایک طرف ہندوستان کی سرحد پر اور دوسری طرف بحر اٹلانٹک کے ساحل پر فتح کا پرچم بلند کردیا۔''

(الی الاسلام من جدید:۳۶)

برناڈشا' سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی شخصیت' آپ کی اسلامی تعلیمات' آپ کی بے پناہ خداداد صلاحیت کا معترف اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا شیدائی تھا' چنانچہ اس نے اپنی بعض تصانیف میں لکھا ہے:

''میری خواہش ہے اور میں اسے واجب سمجھتا ہوں کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو ''انسانیت کے نجات دہندہ'' کی حیثیت سے دیکھوں اور میرا تو یہ اعتقاد ہے کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم جیسی شخصیت کو اگر آج کے عالم جدید کی عنان حکومت دیدی جائے تو دنیا اپنی مشکلات کا حل تلاش کرنے میں کامیاب و بامراد ہوجائے اور اس کے اندر امن وسلامتی کی لہر دوڑ جائے' کاش دنیا اس جیسے مصلح کی ضرورت محسوس کرتی۔''

(نقوش ۴/۵۵۱)

معلم انسانیت:

پیشوائے دین اسلام محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی دنیا کے بے شمار قیمتی اسباق پڑھاتی ہے' آپ کا ہر عمل اور آپ کی زندگی کا ہر پہلو دنیا کے لئے ایک بہترین سبق ہے۔ بشرطیکہ کوئی دیکھنے والی آنکھ' سوچنے والا دماغ اور محسوس کرنے والا دل رکھتا ہو۔

(مہاتما ستیہ وہاری)

''میں دنیا کے مذاہب کا مطالعہ کرتا رہتا ہوں' میں نے اسلام کا بھی مطالعہ کیا ہے' بانی اسلام نے اعلیٰ اخلاق کی پاکیزہ تعلیم دی ہے' انہوں نے انسان کو سچائی کا راستہ دکھایا اور برابری کی تعلیم دی ہے' میں نے قرآن مجید کا ترجمہ بھی پڑھا ہے' اس میں مسلمانوں ہی کے لئے نہیں بلکہ سب کے لئے مفید باتیں اور ہدایتیں ہیں۔''

(نقوش رسول نمبر ۴/۲۸۱)

''معلم انسانیت'' ہونے کی یہ شہادتیں بھی شیدائیان اسلام کی نہیں' بلکہ ہندو دھرم کے ماننے والوں کی ہیں' پہلی شہادت مہاتما ستیہ وہاری کی ہے جن کے نام سے ہر پڑھا لکھا طبقہ واقف ہے اور دوسری شہادت ہندوستان کے اس عظیم سپوت کی ہے جسے دنیا ''مہاتما گاندھی'' کے نام سے جانتی ہے۔ ''محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو اصلاح اخلاق اور سوسائٹی کے متعلق جو کامیابی ہوئی اس کے اعتبار سے آپ کو انسانیت کا ''محسن اعظم'' ہونا یقین کرنا پڑتا ہے۔ (آئینہ حقیقت نما ۳۹۱)

یہ اعتراف اس مشہور دشمن اسلام کو کرنا پڑا جسے لوگ ''پروفیسر ایڈورڈ مونٹ'' پروفیسر سمجھا

یونیورسٹی کے نام سے موسوم کرتے ہیں۔ آقائے نامدار‘ سرورکائنات تاجدار بطحا‘ جناب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور ایک غیر مسلم شاعر ”شیام سندر“ نے جن الفاظ میں نذرانہ عقیدت پیش کیا ہے وہ اس کے غیر جانبدارانہ اور حقیقت پسندانہ خیالات پر غماز ہیں:

دنیا کو تم نے آکر پرنور کردیا ہے
اور ظلمتوں کو یکسر کافور کردیا ہے
پیغام حق سناکر مسرور کردیا ہے
وحدت کی مے پلاکر مخمور کردیا ہے
اس بار تو دیار یثرب کو دیکھ لیتا
پابندیٔ جہاں نے مجبور کردیا ہے
سندر سے کیا رقم ہو وہ شان ہے تمہاری
جس نے گداگروں کو مغفور کردیا ہے

یہ جو کچھ بھی بیان ہوا ”مشتے نمونہ از خروارے“ کے طور پر ہے ورنہ بے شمار غیر مسلم مصنفین ومفکرین‘ اصحاب قلم اور انشاء پردازوں نے سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی ”جامع کمالات شخصیت“ کا اعتراف کیا ہے اور آپؐ کے طرز عمل کو سب سے بہترین اور قابل تقلید آئیڈیل قرار دیا ہے مگر یہ کوتاہ نفس مقالہ ان کا متحمل نہیں۔

”سفینہ چاہئے اس بحر بیکراں کے لئے“

☆☆..........☆☆

قادیانیوں کی شرانگیزیوں سے باخبر رہنے کے لئے بین الاقوامی اردو جریدے ”ختم نبوت“ کا مطالعہ کریں

مولانا منظور احمد الحسینی رحمہ اللہ

مولانا محمد اسمٰعیل شجاع آبادی

مولانا منظور احمد الحسینیؒ کی وفات کی خبر ایک سانحہ سے کم نہیں‘ ابھی مجلس کے مبلغین ورہنماؤں حضرت لدھیانوی‘ مفتی نظام الدین شامزی‘ مفتی محمد جمیل خان‘ مولانا نذیر احمد تونسوی رحمہم اللہ کی شہادت اور مولانا عبدالعزیز آف جتوئی مبلغ کوئٹہ کی وفات کا سانحہ تازہ تھا کہ حضرت لدھیانویؒ کے خلیفہ مجاز اور مذکورہ بالا حضرات کے ساتھی مولانا منظور احمد الحسینی کی وفات کی خبر نے مذکورہ بالا حضرات کے صدمہ کو تازہ کردیا۔ مولانا منظور احمد الحسینیؒ جامعہ خیر المدارس ملتان کے فاضل اور قادیانیت کے مقابلہ میں مناظر تھے۔ بندہ سے تین چار سال پہلے انہیں جماعت میں آنے کی سعادت نصیب ہوئی۔ فاتح قادیان مولانا محمد حیاتؒ اور مناظر اسلام مولانا عبدالرحیم اشعرؒ کی شاگردی اور محقق العصر مولانا محمد یوسف لدھیانویؒ کی صحبت نے انہیں کندن بنادیا۔ شیخ الاسلام مولانا سید محمد یوسف بنوریؒ جب مجلس کے امیر بنے تو آپ نے تمام مبلغین کو دس پندرہ روز کے لئے کراچی طلب فرمایا‘ مولانا حسینیؒ بھی اپنے بزرگوں اور ساتھیوں کے ساتھ کراچی گئے‘ وہاں کی آب وہوا راس آگئی۔ عائشہ باوانی کی جامع مسجد کے امام وخطیب اور مجلس کے مبلغ کی حیثیت سے خدمات سرانجام دینے لگے۔ جامع مسجد باب الرحمت ٹرسٹ اور عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے کراچی دفتر کی تعمیر میں بڑھ چڑھ کر خدمات سرانجام دیں۔ ہفت روزہ ختم نبوت کراچی شروع ہوا تو موصوف اس کی مجلس ادارت کے ممبر کی حیثیت سے دن رات ہفت روزہ کی ترقی وتوسیع‘ ظاہری وباطنی خوبیوں کے اضافہ کے لئے دن رات مصروف رہے۔ چھوٹا بن کر بڑوں اور چھوٹوں کی خدمت میں لگے رہتے۔ غالباً ۱۹۸۱ء میں چناب نگر (ربوہ) میں پہلی سالانہ ختم نبوت کانفرنس کا آغاز ہوا۔ موصوف نے کانفرنس کی ساری تقاریر ٹیپ کیں اور انہیں نوٹ کرکے زیب قلم وقرطاس کیا اور تمام تقاریر ہفت روزہ میں قسط وار شائع کیں۔ بندہ نے خطبات ختم نبوت کی ترتیب کا کام شروع کیا۔ خطبات میں مرحوم کا خاصہ حصہ ہے جو ان کے قلم سے نکلا اور ہفت روزہ میں شائع ہوا۔ بعدازاں کتاب کی زینت بنا۔ خطبات ختم نبوت کی چاروں جلدوں میں ان کا حصہ شامل ہے۔ ۱۹۸۴ء کے امتناع قادیانیت ایکٹ کے نفاذ کے بعد جب مرزائی جماعت کے لاٹ پادری مرزا طاہر احمد قادیانی نے پاکستان سے راہ فرار اختیار کی اور لندن میں اپنا ہیڈ کوارٹر بنایا تو مولانا منظور احمد الحسینیؒ نے لندن میں اس کا تعاقب شروع کیا اور لندن میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیر اہتمام کانفرنس کا آغاز کیا اور پورے یورپ میں آپ نے عقیدۂ ختم نبوت کا ڈنکا بجانا شروع کردیا‘ پھر ایک وقت آیا کہ آپ لندن میں فروکش ہوگئے اور عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت یورپ کے امیر بنادیے گئے۔ قادیانیوں کو دسیوں مناظروں میں چاروں شانے چت کیا‘ آپ کے دست حق پرست پر درجنوں قادیانیوں کو اللہ پاک نے اسلام قبول کرنے کی سعادت نصیب فرمائی۔ مرحوم نے یکے بعد دیگرے دو نکاح کئے لیکن اولاد قسمت میں نہیں لکھی گئی تھی لاولد دنیا سے رخصت ہوئے۔ بزرگوں کی صحبت کی سعادت کی وجہ سے صالحیت وصلاحیت سے نوازے گئے۔ یورپ کے مسلمانوں نے اپنے دیدہ ودل ان کے سامنے فرش راہ کئے۔ مولانا اللہ وسایا صاحب نے راولپنڈی سے فون پر اطلاع دی کہ مولانا منظور احمد الحسینیؒ مدینہ طیبہ میں انتقال فرماگئے اور ۱۴ جنوری ۲۰۰۵ء کو جمعۃ المبارک کی نماز کے بعد حرم نبویؐ میں ان کی نماز جنازہ ادا کی گئی اور جنت البقیع میں سپرد خاک ہوئے۔ اللہ تعالیٰ ان کی مساعی جمیلہ کو اپنی بارگاہ عالیہ میں قبول فرماکر ان کے لئے صدقہ جاریہ بنائے۔ آمین۔

علم اور علماء کی تعظیم

مولانا محمد خالد سعید مبارکپوری

علم کی اہمیت سے کسی کو انکار نہیں ہوسکتا‘ کیونکہ ہر شخص کھلی آنکھوں علم کے فوائد وثمرات دیکھ رہا ہے اور علم کی یہ اہمیت و افادیت کوئی نئی نہیں بلکہ ابتدائے آفرینش سے ہی ہے۔ علم کی اہمیت وفضیلت کے لئے صرف یہی ایک بات کافی ہے کہ علم اللہ تعالیٰ کی صفات کمالیہ میں سے ایک ہے‘ علم ہی کی بدولت انسان کو دوسری مخلوق پر فوقیت اور برتری حاصل ہوئی‘ علم کی اہمیت ہی کے پیش نظر اللہ تعالیٰ نے اپنے آخری پیغام اور لافانی کلام قرآن کریم کی سب سے پہلی وحی میں اس کا ذکر فرمایا:

”علم الانسان مالم یعلم“

ترجمہ: ”سکھلایا آدمی کو جو وہ نہ جانتا تھا۔“

علم کے ذریعہ ایک عام آدمی کو بھی اونچے سے اونچا مقام ومرتبہ حاصل ہوسکتا ہے‘ اہل علم کو عام لوگوں کے مقابلے میں ایک امتیازی شان اور منفرد مقام حاصل ہوتا ہے‘ جیسا کہ قرآن کہتا ہے:

”یرفع اللہ الذین آمنوا منکم والذین اوتوا العلم درجات.“

(المجادلہ)

ترجمہ: ”اللہ تعالیٰ تم میں سے ایمان والوں اور علم والوں کے درجات بلند فرمائے گا۔“

”قل ھل یستوی الذین یعلمون والذین لایعلمون.“

(الزمر)

ترجمہ: ”آپ کہہ دیجئے کہ کیا علم والے اور بے علم برابر ہوسکتے ہیں؟“

علم کی یہ اہمیت وفضیلت جس کا اوپر تذکرہ ہوا وہ علم حقیقی یعنی علم دین کے ساتھ خاص ہے‘ جو دنیا و آخرت دونوں جہان کی کامیابی کا ضامن ہے‘ لہٰذا علم دین کو کس قدر قابل اعتناء اور لائق تعظیم ہونا چاہئے؟ اس کو ہر صاحب عقل وشعور شخص سمجھ سکتا ہے۔ ہمارے اسلاف نے جہاں علم کے حصول میں طرح طرح کی قربانیاں دیں اور عظیم مجاہدے کئے‘ وہیں علم کی تعظیم اور اہل علم حضرات کے احترام واکرام کی ایسی زندہ جاوید مثال قائم کردی جس کی نظیر ملنا مشکل ہے‘ اور علم وعلماء کی اسی تعظیم کی بنا پر وہ لوگ علم کے انوار وبرکات سے خوب خوب مستفیض ہوئے۔ عبرت کے لئے علم و علماء کی تعظیم سے متعلق بعض واقعات نقل کئے جاتے ہیں تاکہ انہیں پڑھ کر ہمیں بھی علم وعلماء کی تعظیم کا شوق پیدا ہو۔

حدیث رسولﷺ کی تعظیم:

امام مالک رحمہ اللہ مشہور محدث وفقیہ ہیں‘ آپؒ کے بارے میں بیان کیا جاتا ہے کہ جب آپؒ حدیث شریف بیان کرنے کا ارادہ کرتے تو وضو کرتے‘ داڑھی میں کنگھی کرتے اور بہترین اور عمدہ فرش پر انتہائی باوقار طریقہ پر بیٹھ کر حدیث بیان فرماتے۔ آپؒ کے اس قدر اہتمام کرنے کے بارے میں پوچھا گیا تو آپؒ نے فرمایا کہ مجھے یہ بات پسند ہے کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث کی تعظیم کروں اور صرف باوضو ہونے کی حالت ہی میں حدیث بیان کروں‘ اسی طرح آپ راستہ چلتے ہوئے یا کھڑے کھڑے یا جلدی میں حدیث بیان کرنے کو ناپسند فرماتے تھے کیونکہ یہ خلاف ادب ہے‘ اور آپؒ مدینہ منورہ میں اپنے ضعف اور کبرسنی کے باوجود کسی سواری پر سوار ہوکر نہیں چلتے تھے اور فرماتے کہ جس شہر میں رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم کا جسم اطہر مدفون ہے وہاں میں سوار ہوکر نہیں چل سکتا۔ (وفیات الاعیان لابن خلکان)

یہ ایک مثال تھی‘ جس سے معلوم ہوتا ہے کہ ہمارے اسلاف کے دلوں میں حدیث رسولﷺ کی کتنی عظمت تھی اور اس کا کتنا زیادہ ادب واحترام تھا‘ اب ہم اپنا بھی جائزہ لیں کہ آج ہمیں فرمان رسولﷺ کا کتنا پاس ولحاظ ہے۔

خلیفۂ وقت اور علم کی قدرومنزلت:

ابومعاویہ الضریرؒ ایک بڑے محدث تھے‘ آپ نابینا تھے‘ جس کی وجہ آپ کا لقب الضریر (نابینا) تھا‘ ہارون رشید علم کی بنا پر آپ کا بہت ہی زیادہ ادب و احترام کرتا تھا‘ ایک مرتبہ آپ خلیفۂ وقت ہارون رشید

کے یہاں کھانے پر مدعو تھے' جب کھانے کے لئے گئے تو ایک آدمی نے پانی ڈال کر آپ کے ہاتھ دھلائے' بعد میں ہارون رشید نے پوچھا کہ کیا آپ جانتے ہیں کہ آپ کا ہاتھ دھلانے کے لئے پانی کون ڈال رہا تھا؟ آپؒ نے فرمایا کہ مجھے معلوم نہیں' تو خلیفۂ وقت نے بتایا کہ میں ہی پانی ڈال رہا تھا اور ایسا صرف علم کی تعظیم کی وجہ سے کیا ہے۔ (تاریخ الخلفاء)

علماء کی تعظیم:

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما مشہور صحابی' زبردست عالم وفقیہ اور قرآنی علوم کے ماہر تھے۔ حضرت شعبی رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ نے حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ (جو مشہور فقہاء صحابہؓ میں سے تھے) کی رکاب تھام لی' حضرت زیدؓ نے فرمایا کہ آپ میری رکاب پکڑے ہوئے ہیں؟ جب کہ آپ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے چچازاد بھائی ہیں۔ آپ خود عظیم المرتبت اور لائق احترام ہیں' ایسا کیوں کررہے ہیں؟ تو حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے جواب دیا کہ ہم علماء کے ساتھ ایسا ہی ادب واحترام کا معاملہ کرتے ہیں۔ (حیات الصحابہ)

سہل بن عبداللہ تستری رحمہ اللہ متوفی ۲۸۳ھ بہت بڑے بزرگ گزرے ہیں' ایک مرتبہ آپ مشہور محدث اور امام ابوداؤد سجستانیؒ کے پاس تشریف لے گئے' امام ابوداؤدؒ کو خبر کی گئی کہ سہل بن عبداللہؒ آپ سے ملاقات کے لئے آئے ہوئے ہیں۔ امام ابوداؤدؒ نے بڑھ کر ان کا استقبال کیا اور انہیں بڑے ادب و احترام کے ساتھ بٹھایا تو حضرت سہل بن عبداللہؒ نے کہا کہ میں آپ کے پاس ایک ضرورت سے آیا ہوں' امام ابوداؤدؒ نے پوچھا کہ کیا ضرورت ہے؟ سہلؒ نے کہا کہ پہلے آپ یہ وعدہ کیجئے کہ اگر اس کو پورا کرنا ممکن ہوا تو پورا کریں گے۔ امام ابوداؤدؒ نے وعدہ کرلیا تو حضرت سہل بن عبداللہؒ نے کہا کہ آپ اپنی وہ زبان مبارک نکالئے جس سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث بیان کرتے ہیں تاکہ میں اس کا بوسہ لے سکوں' امام ابوداؤد نے ان کے لئے اپنی زبان نکالی اور انہوں نے اس کا بوسہ لیا۔ (وفیات الاعیان)

استاذ کا ادب واحترام:

بادشاہ وقت مامون نے اپنے دونوں شہزادوں کو نحو کی تعلیم دینے کی خدمت مشہور نحوی ابوزکریا فراء متوفی ۲۰۷ھ کے سپرد کی۔ امام فراء دونوں شہزادوں کو نحو کی تعلیم دینے لگے۔ اتفاق سے ایک دن امام فراء اپنی کسی ضرورت سے اٹھے تو دونوں شہزادے فراء کے جوتوں کی طرف دوڑے کہ انہیں استاذ کے سامنے پیش کریں' دونوں میں سے ہر ایک یہ چاہتا تھا کہ میں استاذ کی خدمت میں جوتا پیش کروں' اس کے لئے وہ آپس میں جھگڑ پڑے' پھر وہ اس بات پر باہم رضامند ہوگئے کہ دونوں ایک ایک جوتا استاذ کے سامنے پیش کریں چنانچہ انہوں نے ایسا ہی کیا۔

ادھر یہ واقعہ پیش آیا ادھر مامون کو اس کی خبر ہوگئی۔ چنانچہ مامون نے آدمی بھیج کر فراء کو بلوایا' جب امام فراء آگئے تو مامون نے ان سے پوچھا کہ لوگوں میں سب سے زیادہ باعزت کون ہے؟ فراء نے جواب دیا کہ میں امیر المومنین سے زیادہ باعزت کسی کو نہیں جانتا۔ مامون نے کہا کہ نہیں زیادہ عزت والا تو وہ ہے جس کے کھڑے ہونے پر دو' دو ولی عہد اس کے جوتے پیش کرنے کے لئے جھگڑتے ہیں' یہاں تک کہ وہ ایک ایک جوتا پیش کرنے پر راضی ہوجاتے ہیں۔ فراء نے کہا: امیر المومنین! میں نے انہیں اس سے منع کرنا چاہا تھا' لیکن اس اندیشہ سے باز رہا کہ میرے اس عمل سے وہ ایک ایسے نیک کام سے محروم رہ جائیں گے جس کی طرف انہوں نے سبقت کی ہے یا روکنے سے ان کے دلوں میں موجود شریعت کے تئیں جذبہ عمل کو ٹھیس پہنچے گی۔ حضرت ابن عباسؓ کے متعلق نقل کیا گیا ہے کہ حضرات حسن وحسین رضی اللہ عنہما جب ان کے پاس سے جانے کے لئے نکلے تو حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے ان کی رکابیں پکڑلیں' وہاں موجود لوگوں میں سے ایک شخص نے کہا کہ کیا آپ ان دو نوعمر بچوں کی رکاب پکڑے ہوئے ہیں؟ جب کہ آپ عمر میں ان سے بڑے ہیں۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے اس آدمی سے کہا کہ اے جاہل خاموش رہ' تجھے کیا معلوم' اہل فضل کے فضل کو اہل فضل ہی پہچانتے ہیں۔

خلیفہ مامون نے امام فراء کو مخاطب کرتے ہوئے کہا کہ اگر آپ شہزادوں کو اس کام سے منع کردیتے تو میری طرف سے ملامت وعتاب کے سزاوار ہوتے اور میں آپ کو قصوروار قرار دیتا' شہزادوں کے اس فعل سے ان کے شرف اور مقام ومرتبہ میں کوئی کمی نہیں ہوئی' بلکہ ان کی قدر ومنزلت میں اضافہ ہوا ہے اور ان کی صلاحیت و قابلیت نمایاں ہوئی ہے اور اس فعل سے ان کی انتہائی ذکاوت وذہانت اور فراست کا بھی مجھے پتہ چل گیا' کیونکہ آدمی بذات خود چاہے کتنا ہی بڑا ہوجائے مگر تین چیزوں کے مقابلے میں وہ کبھی بڑا نہیں ہوسکتا' یعنی اپنے بادشاہ' اپنے باپ اور اپنے استاذ کے سامنے تواضع وانکساری سے کبھی بے نیازی حاصل نہیں ہوسکتی خواہ آدمی کتنے ہی اونچے مرتبہ پر پہنچ جائے۔ پھر مامون نے کہا کہ میں نے دونوں شہزادوں کو ان کے اس عمل سے خوش ہوکر بیس ہزار دینار (سونے کا سکہ) انعام دیا ہے۔ آپ نے ان شہزادوں کو بہترین ادب سکھایا ہے' اس بنا پر آپ کو بھی دس ہزار درہم (چاندی کا سکہ) دیا جاتا ہے۔ (وفیات الاعیان)

☆☆............☆☆

پہلی قسط

حسنِ ادب کی اہمیت

مولانا حبیب الرحمٰن اعظمیؒ

بڑوں کا ادب و احترام اساتذہ و شیوخ کا اکرام و خدمت گزاری اور ان کا پاس و لحاظ ہمیشہ سے اکابر دین و علمائے سلف کا امتیازی وصف رہا ہے، مگر آج آزادی کے غلط تصور اور مغرب زدگی کے اثر سے یہ چیزیں رفتہ رفتہ ختم ہو رہی ہیں۔ آج سے پچیس تیس سال پہلے ہمارے دینی مدارس کے طلبہ میں جو شائستگی و تہذیب، متانت و سنجیدگی اور ادب و احترام پایا جاتا تھا، آج اس کی جھلک بھی کہیں مشکل ہی سے نظر آتی ہے، یہ کمی بڑی افسوسناک ہے، علوم دینیہ کے حاملین کو اسلامی تہذیب، اسلامی آداب اور اسلامی اخلاق کا حامل ہونا چاہئے، ہمارے لئے ہمارے اکابر و اسلاف کی روش قابل تقلید ہے، اسی میں ہماری عزت و سربلندی ہے اور اسلاف کی مستحسن روش پر عمل کر کے ہی ہم اسلام کے تقاضے کو پورا کر سکتے ہیں، ہمارے مذہب نے جس طرح عقائد و عبادات اور معاملات و اخلاق کے سبق ہم کو بتائے ہیں، اسی طرح اس نے ہم کو آداب بھی سکھائے ہیں، نیک روش، اچھے چال چلن اور عمدہ طور طریق کی تعلیم بھی دی ہے اور دوسرے امور دین کے ساتھ ساتھ ادب و وقار سیکھنے اور سکھانے کی تاکید بھی کی ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"عمدہ روش، اچھے انداز اور میانہ روی نبوت کے پچیس اجزاء میں سے ایک جزو ہے، یعنی یہ چیزیں انبیاء علیہم السلام کی عادات و فضائل میں سے ہیں۔" (رواہ احمد)

اسی لئے علماء نے فرمایا:

"ادب و وقار، فضل و حیاء اور حسن سیرت سیکھنا شرعاً و عرفاً مسنون ہے۔" (الآداب الشرعیہ)

نیز حدیث نبویؐ میں وارد ہے:

"آدمی اپنی اولاد کو ادب سکھائے تو یہ ایک صاع خیرات کرنے سے بہتر ہے۔" (ترمذی)

"کسی باپ نے اپنی اولاد کو عمدہ ادب سے بہتر کوئی عطیہ نہیں دیا۔"

"بیٹے کا ایک حق باپ پر یہ بھی ہے کہ اس کو اچھا ادب سکھائے۔" (عوارف)

ایک اور حدیث میں ہے:

"علم سیکھو اور علم کے لئے وقار سیکھو، اور جس سے استفادہ کرو اس کے لئے تواضع کرو۔" (طبرانی)

حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے: ادب سیکھو پھر علم سیکھو۔ (الآداب الشرعیہ)

حضرت علی رضی اللہ عنہ آیت کریمہ: "قــوا انفسکم واھلیکم ناراً" کی تفسیر "ادبوھم وعلموھم" سے فرماتے تھے یعنی اپنے اہل و اولاد کو آگ سے بچانے کا مطلب یہ بیان فرماتے تھے کہ ان کو ادب سکھاؤ اور تعلیم دو۔

عبداللہ ابن المبارکؒ فرماتے ہیں کہ مجھ سے مخلد بن الحسینؒ نے فرمایا کہ ہم بہت ساری حدیثوں کے سننے اور پڑھنے سے زیادہ محتاج ادب سیکھنے کے ہیں۔ (الآداب شرعیہ)

ابو عبداللہ بلخیؒ نے فرمایا کہ علم کا ادب علم سے زیادہ ہے۔

امام ابن المبارکؒ نے فرمایا کہ آدمی کسی قسم کے علم سے باعظمت نہیں ہو سکتا جب تک اپنے علم کو ادب سے مزین نہ کرے۔

حضرت حبیب ابن الشہیدؒ (جو امام ابن سیرینؒ کے شاگرد ہیں) اپنے صاحبزادے سے فرمایا کرتے تھے کہ بیٹے! فقہاء و علماء کی مجلسوں میں بیٹھ کر ان سے ادب سیکھو، یہ چیز میرے نزدیک بہت ساری حدیثوں کے جاننے سے زیادہ پسندیدہ ہے۔

حضرت فضیل بن عیاضؒ نے بعض طلبہ حدیث کی کچھ خفیف حرکتیں دیکھیں تو فرمایا کہ اے وارثان

انبیاء اتم ایسے رہو گے؟

حضرت وکیعؒ نے بعض طلاب کی کچھ نازیبا باتیں اور حرکتیں سنیں اور دیکھیں تو فرمایا کہ (یہ) کیا حرکت ہے؟ تم پر وقار لازم ہے۔ (آداب الشرعیہ)

ایک بار عبداللہ بن المبارکؒ سفر کر رہے تھے لوگوں نے پوچھا کہ کہاں کا ارادہ ہے؟ فرمایا: بصرہ جا رہا ہوں' لوگوں نے کہا: اب وہاں کون رہ گیا ہے' جس سے آپ حدیث نہ سن چکے ہوں؟ فرمایا: ابن عونؒ کی خدمت میں حاضری کا ارادہ ہے' ان کے اخلاق اور ان کے آداب سیکھوں گا۔

عبدالرحمٰن بن مہدیؒ فرماتے ہیں کہ ہم بعض علماء کی خدمت میں علم حاصل کرنے نہیں جاتے تھے بلکہ صرف اس مقصد سے حاضری دیتے تھے کہ ان کی نیک روش اور ان کا طرز و انداز دیکھیں۔

علی ابن المدینیؒ وغیرہ متعدد ائمہ حدیث یحییٰ ابن سعید قطانؒ کے پاس بعض اوقات صرف اس لئے حاضر ہوتے تھے کہ ان کی روش و انداز دیکھیں۔

اعمشؒ کہتے ہیں کہ طالبین علم فقیہ (استاذ) سے ہر چیز سیکھتے تھے حتیٰ کہ اسی کی سی پوشاک اور جوتے پہننا سیکھتے تھے (آداب)۔

حضرت امام احمدؒ کی مجلس میں پانچ ہزار سے زائد آدمی شریک ہوتے تھے' جن میں سے پانچ سو کے قریب آدمی تو ان سے حدیثیں سن کر لکھتے تھے اور باقی سب لوگ ان سے حسن ادب اور وقار و متانت سیکھتے تھے۔ (آداب)

ادب سیکھنے اور سکھانے کی اس اہمیت کو واضح کرنے کے بعد مناسب معلوم ہوتا ہے کہ عالم کا حق اور ان کے اجلال و احترام کے احکام بھی ذکر کر دیے جائیں۔

استاذ کا مرتبہ:

حضرت علی رضی اللہ عنہ کا ارشاد ہے کہ جس نے مجھے ایک حرف بھی بتا دیا میں اس کا غلام ہوں' وہ چاہے مجھے بیچے یا آزاد کر دے یا غلام بنائے رکھے۔ امام زرنوجیؒ نے اس کو ذکر کرنے کے بعد خود فرمایا ہے:

رأیت احق الحق حق المعلم
و اوجبه حفظا علی کل مسلم

ترجمہ: ''میں نے سب سے زیادہ واجب الرعایت اور ضروری حق ہر مسلمان کے ذمہ معلم (استاذ) کا حق پایا۔''

لقد حق ان یهدی الیه کرامة
لتعلیم حرف واحد الف درهم

ترجمہ: ''وہ اس لائق ہے کہ ایک حرف بتانے کی قدر دانی میں اس کو ایک ہزار درہم ہدیہ پیش کیا جائے۔''

''شرح الطریقۃ المحمدیۃ'' میں ایک حدیث بایں الفاظ مذکور ہے: ''جو کسی کو قرآن پاک کی ایک آیت سکھا دے وہ اس کا آقا ہے' اس کو بھی اس کی مدد نہ چھوڑنی چاہئے' نہ اس پر کسی کو ترجیح دینی چاہئے۔''

راقم الحروف کہتا ہے کہ اس حدیث کی اسناد عوارف المعارف میں یوں مذکور ہے:

اخبرنا الشیخ الثقة ابو الفتح محمد بن سلیمان قال انا ابو الفضل حمید قال انا الحافظ ابو نعیم قال ثنا سلیمان بن احمد قال ثنا انس بن اسلم قال ثنا عتبة بن رزین عن ابی امامة الباهلی عن رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم۔''
(عوارف علی ہامش الاحیاء)

اور مجمع الزوائد میں ہے کہ اس حدیث کو طبرانی نے معجم کبیر میں روایت کیا ہے۔

شرح الطریقۃ المحمدیۃ میں یہ بھی مذکور ہے کہ استاذ کا حق ادا کرنے کو ماں باپ کا حق ادا کرنے پر مقدم جانے' اس کے بعد یہ واقعہ لکھا ہے کہ جس وقت امام حلوائیؒ بخارا چھوڑ کر دوسری جگہ چلے گئے تو امام زرنجریؒ کے علاوہ ان کے سب شاگرد سفر کر کے ان کی زیارت کو گئے۔ امام زرنجریؒ ماں کی خدمت میں مشغول رہنے کی وجہ سے نہ جا سکے' مدت کے بعد جب ملاقات ہوئی تو انہوں نے غیر حاضری پر افسوس ظاہر کرتے ہوئے یہی معذرت پیش کی۔ امام حلوائیؒ نے فرمایا کہ خیر تم کو عمر تو ضرور نصیب ہوگی مگر درس نصیب نہ ہوگا' یعنی درس میں برکت اور بکثرت لوگوں کا ان کے درس سے فائدہ اٹھانا نصیب نہ ہوگا۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا اور ان کا حلقہ درس کبھی نہ جما۔ (آداب الشرعیہ میں ہے: ''بعض شوافع نے اپنی کتاب فاتحۃ العلم میں لکھا ہے کہ معلم کا حق باپ کے حق سے زیادہ مؤکد ہے۔''

استاذ اور ہر عالم کے حقوق:

امام فخر الاسلامؒ نے فرمایا کہ عالم کا حق جاہل پر اور استاذ کا حق شاگرد کے ذمہ یکساں ہی ہے اور وہ یہ ہے: (۱) بے علم یا شاگرد' عالم یا استاذ سے پہلے بات شروع نہ کرے' (۲) اس کی جگہ پر نہ بیٹھے' (۳) اس کی بات غلط بھی ہو تو رد نہ کرے' (۴) اس کے آگے نہ چلے۔

تعلیم المتعلم میں ہے کہ استاذ کی تعظیم و توقیر میں یہ بھی داخل ہے کہ: (۱) اس کے پاس مباح گفتگو بھی زیادہ نہ کرے' (۲) جس وقت وہ تھکا ماندہ ہو اس وقت اس سے کوئی سوال نہ کرے' (۳) لوگوں کو مسائل بتانے یا تعلیم دینے کا کوئی وقت اس کے یہاں

مقرر ہے تو اس وقت کا انتظار کرے (۴) اس کے دروازے پر جاکر دروازے نہ کھٹکھٹائے بلکہ صبر و سکون کے ساتھ اس کے از خود برآمد ہونے کا انتظار کرے۔

شرح الطریقۃ المحمدیہ میں یہ بھی منقول ہے کہ استاذ کا ہاتھ چومنا بھی داخل تعظیم ہے اور ابن الجوزیؒ نے مناقب اصحاب الحدیث میں لکھا ہے کہ طالب علم کے لئے زیبا ہے کہ عالم کے لئے تواضع میں مبالغہ کرے اور اپنے نفس کو اس کے لئے ذلیل کردے اور عالم کے لئے تواضع کی ایک صورت اس کا ہاتھ چومنا بھی ہے۔ (آداب شرعیہ)

استاذ کی تعظیم میں یہ بھی داخل ہے کہ اس کے آنے جانے کے وقت شاگرد کھڑا ہو جائے' استاد و عالم کے لئے قیام کا جواز بلکہ استحباب آداب شرعیہ میں بھی مذکور ہے اور اس باب میں امام نوویؒ کا ایک مستقل رسالہ ہے۔ شرح الطریقۃ میں یہ بھی ہے کہ استاذ کی کوئی رائے یا تحقیق شاگرد کو (بظاہر) غلط معلوم ہوتی ہو تو بھی اس کی پیروی کرے' جیسا کہ حضرت موسیٰ و خضر علیہما السلام کے قصہ سے ثابت ہے۔ استاذ کی تعظیم میں یہ بھی داخل ہے کہ اس کے سامنے تواضع سے پیش آئے' چاپلوسی کرے' اس کی خدمت کرے' اس کی مدد کرے اور علانیہ و خفیہ اس کے لئے دعا کرتا رہے۔

امام غزالیؒ نے احیاء العلوم میں یہ فرمایا ہے: چاہئے کہ معلم کے لئے تواضع کرے اور اس کی خدمت کرکے شرف و ثواب کمائے۔ اس کے بعد ایک حدیث نقل کی ہے کہ مومن کے اخلاق میں تملق (چاپلوسی) کی کوئی جگہ نہیں ہے مگر طلب علم کی راہ میں۔

تعلیم المتعلم میں ہے کہ استاذ کی تعظیم میں یہ بھی داخل ہے کہ اس کی اولاد اور متعلقین کی توقیر کرے۔ ترغیب و ترہیب منذری میں حدیث مرفوع ہے: جس سے علم حاصل کرو اس کے لئے تواضع کرو۔

فردوس دیلمی کے حوالہ سے ایک حدیث نبویؐ منقول ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بڑوں کے آگے چلنا کبائر میں سے ہے' بڑوں کے آگے کوئی ملعون ہی چل سکتا ہے' پوچھا گیا: یا رسول اللہ! بڑوں سے کون مراد ہیں؟ فرمایا: علماء اور صلحاء۔ مراد یہ ہے کہ ان کی عظمت و منزلت کا لحاظ نہ کرکے استخفافاً آگے چلنا مذموم و قابل نکیر ہے۔ شرح الطریقۃ المحمدیہ میں ہے کہ علم کے زوال کا ایک سبب معلم کے حقوق کی رعایت نہ کرنا بھی ہے اور فرمایا کہ استاذ کو جس شاگرد سے تکلیف پہنچے گی وہ علم کی برکت سے محروم رہ جائے گا۔ کسی اور عالم کا قول ہے کہ جو شاگرد اپنے استاذ کو نامشروع امر کا ارتکاب کرتے دیکھ کر اگر اعتراض و بے ادبی سے کیوں کہہ دے گا وہ فلاح نہ پائے گا' یعنی نامشروع پر ٹوکنے کے لئے بے ادبی مباح نہیں ہے۔ دوسرے سے تنبیہ کرائے یا خود ادب و احترام کے ساتھ استفسار کی صورت میں کہے یا اس طرح کہے کہ نصیحت مسلم معلوم ہو۔

اجلال علم و علماء:

ابوداؤد میں مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بوڑھے مسلمان اور عالم و حافظ قرآن اور بادشاہ عادل کی عزت کرنا خدا کی تعظیم میں داخل ہے۔ الآداب الشرعیہ میں بروایت ابی امامہؓ یہ حدیث مرفوع منقول ہے کہ تین باتیں خدا کی تعظیم کی فرع ہیں: اسلام میں بڑھاپے کی عمر کو پہنچنے والے کی توقیر اور کتاب اللہ کے حامل کا احترام اور صاحب علم کا اکرام خواہ چھوٹا ہو یا بڑا۔ اسی کتاب میں حضرت طاؤسؒ سے مروی ہے کہ عالم اور بوڑھے اور بادشاہ اور باپ کی توقیر سنت ہے۔ ایک اور حدیث مرفوع میں اہل علم کے استخفاف کو منافق کا کام بتلایا گیا ہے۔ (مجمع الزوائد)

ایک اور حدیث میں ہے کہ جو ہم میں کے بڑے کی عزت نہ کرے اور چھوٹے پر رحم نہ کھائے اور عالم کا حق نہ پہچانے وہ میری امت میں سے نہیں۔ ابن حزمؒ نے لکھا ہے کہ حاملین قرآن و اسلام اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اسی طرح خلیفہ' وقت اور فاضل' عالم کی توقیر کو واجب قرار دینے پر اجماع ہے۔ (الآداب الشرعیہ)

امام مالکؒ فرماتے ہیں کہ ہارون رشید نے میرے پاس آدمی بھیج کر سماع حدیث کی خواہش ظاہر کی' میں نے کہلا بھیجا کہ علم لوگوں کے پاس نہیں چلا کرتا۔ ہارون رشید یہ جواب پاکر خود آئے اور آکر میرے پاس دیوار سے ٹیک لگا کر بیٹھ گئے' میں نے کہا: خدا کی تعظیم میں یہ بھی داخل ہے کہ بوڑھے مسلمان کا احترام کیا جائے۔ ہارون رشید یہ سن کر کھڑے ہو گئے پھر میرے سامنے شاگردانہ انداز سے بیٹھے' ایک مدت کے بعد پھر ملاقات ہوئی تو انہوں نے کہا: ہم نے آپ کے علم کے لئے تواضع کیا تو ہم نے اس سے نفع اٹھایا۔ (آداب شرعیہ)

امام بیہقیؒ نے روایت کی ہے کہ خلیفہ مہدی جب مدینہ منورہ حاضر ہوئے اور امام مالکؒ ان کے سلام کو گئے تو مہدی نے اپنے دونوں لڑکوں ہادی اور رشید کو امام مالکؒ سے حدیث سننے کا حکم دیا۔ جب شہزادوں نے امام مالکؒ کو طلب کیا تو انہوں نے آنے سے انکار کر دیا۔ مہدی کو اس کی خبر ہوئی اور اس نے

ناراضی ظاہر کی تو امامؒ نے فرمایا کہ علم اس بات کا حق دار ہے کہ اس کی توقیر کی جائے اور اس کے اہل کے پاس آیا جائے۔ اب مہدی نے خود لڑکوں کو امام صاحب کے پاس بھیجا' جب وہ وہاں پہنچے تو شہزادوں کے اتالیق نے امامؒ سے خواہش ظاہر کی کہ آپ خود پڑھ کر سنادیں۔ امامؒ نے فرمایا کہ جس طرح بچے پڑھتے ہیں اور معلم سنتا ہے' اسی طرح اس شہر کے لوگ محدث کے پاس حدیثیں پڑھتے ہیں' جہاں خطا ہوتی ہے محدث ٹوک دیتا ہے۔ مہدی کو اس کی خبر پہنچائی گئی اور اس نے اس پر بھی اظہار عتاب کیا تو امام مالکؒ نے مدینہ کے ائمہ سبعہؒ کا نام لے کر فرمایا کہ ان تمام حضرات کے یہاں یہی معمول تھا کہ شاگرد پڑھتے تھے اور وہ حضرات سنتے تھے۔ یہ سن کر مہدی نے کہا کہ تو انہیں کی اقتداء ہونی چاہئے اور لڑکوں کو حکم دیا کہ جاؤ تم خود پڑھو' لڑکوں نے ایسا ہی کیا۔ (آداب شرعیہ)

ایک مرتبہ امام احمدؒ کسی مرض کی وجہ سے ٹیک لگا کر بیٹھے تھے' اثنائے گفتگو میں ابراہیم بن طہمانؒ کا ذکر نکل آیا' ان کا نام سنتے ہی امام احمدؒ سیدھے ہو کر بیٹھ گئے اور فرمایا کہ یہ نازیبا بات ہوگی کہ نیک لوگوں کا ذکر ہو اور ہم ٹیک لگائے رہیں۔ (آداب شرعیہ)

استاذ کا لحاظ پہلے لوگوں میں:

۱:...... امام شعبیؒ کا بیان ہے کہ حضرت زید بن ثابتؓ سوار ہونے لگتے تو حضرت ابن عباسؓ رکاب تھام لیتے تھے اور کہتے تھے کہ علماء کے ساتھ ایسا ہی کرنا چاہئے' اسی طرح حضرت ابن عمرؓ (صحابی) نے مجاہدؒ (تابعی) کی رکاب تھامی۔ امام لیث بن سعدؒ امام زہریؒ کی رکاب تھامتے تھے۔ مغیرہؒ کہتے ہیں کہ ابراہیم نخعیؒ کی ہیبت ہم پر ایسی تھی جیسی بادشاہ کی ہوتی ہے اور یہی حال امام مالکؒ کے شاگردوں کا امام مالکؒ کے ساتھ تھا۔ ربیعؒ کہتے ہیں کہ امام شافعیؒ کی نظر کے سامنے ان کی ہیبت کی وجہ سے مجھے کبھی پانی پینے کی جرأت نہیں ہوئی۔ (آداب الشرعیہ)

۲:...... ثابت بنانیؒ حضرت انسؓ کے شاگرد اور تابعی ہیں' یہ جب حضرت انسؓ کی خدمت میں جاتے تو ان کے ہاتھوں کو بوسہ دیتے' اس لئے حضرت انسؓ اپنی لونڈی سے فرمایا کرتے تھے کہ ذرا میرے ہاتھوں میں خوشبو لگادے وہ (ثابت بنانیؒ) آئے گا تو بے ہاتھ چومے نہ مانے گا۔ (مجمع الزوائد)

۳:...... سفیان بن عیینہؒ اور فضیل بن عیاضؒ دونوں بزرگ حسین جعفیؒ کے شاگرد تھے' ان میں سے ایک نے حسینؒ کا ہاتھ' دوسرے نے پاؤں چوما۔ (آداب شرعیہ)

۴:...... امام احمدؒ نے داؤد بن عمروؒ کی رکاب تھامی تھی۔

۵:...... خلف احمرؒ کا بیان ہے کہ امام احمدؒ میرے پاس ابو عوانہ کی مرویات سننے کے لئے آئے' میں نے بہت کوشش کی کہ ان کو بلند جگہ پر بٹھاؤں مگر انہوں نے فرمایا کہ میں تو آپ کے سامنے ہی (شاگردوں کی جگہ پر) بیٹھوں گا' ہم کو حکم دیا گیا ہے کہ ہم جس سے علم حاصل کریں اس کے لئے تواضع کریں۔ (آداب شرعیہ)

۶:...... حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ کسی صحابی کے پاس حدیث کا پتہ چلتا تو میں خود ان کے دروازہ پر حاضر ہوتا تھا' وہ اگر سوئے ہوتے تو میں باہر ہی اپنی چادر سر تلے رکھ کر پڑ جاتا اور دھول پھانکا کرتا' جب وہ برآمد ہوتے اور فرماتے: کیسے تشریف لائے؟ آپ نے آدمی بھیج کر بلوا کیوں نہیں لیا؟ تو میں کہتا: میں ہی اس کا حق دار ہوں کہ حاضری دوں۔ (آداب شرعیہ)

۷:...... حضرت ابراہیم نخعیؒ نے حماد بن ابی سلیمانؒ (استاذ امام ابو حنیفہؒ) کو ایک دن بازار گوشت لانے کے لئے بھیجا' راستہ میں اتفاق سے ان کے والد مل گئے جو سواری پر چلے آرہے تھے۔ حمادؒ کے ہاتھ میں زنبیل دیکھ کر انہوں نے ان کو بہت ڈانٹا اور زنبیل چھین کر پھینک دی' لیکن جب ابراہیم نخعیؒ کے انتقال کے بعد طالبین حدیث حمادؒ کے دروازہ پر حاضر ہوئے اور دستک دی تو حماد کے والد ہی ہاتھ میں شمع لے کر آئے' طلبہ نے کہا: ہم آپ کے پاس نہیں آئے بلکہ آپ کے صاحبزادے کی خدمت میں حاضر ہوئے ہیں' وہ الٹے پاؤں اندر واپس آئے اور حماد سے کہا: بیٹا! تم ان لوگوں کے پاس جاؤ' میں سمجھ گیا' زنبیل ہی نے تم کو یہاں تک پہنچایا۔ (مقدمہ نصب الرایہ)

۸:...... حماد بن سلیمانؒ کی ہمشیرہ عاتکہ فرماتی ہیں کہ امام ابو حنیفہؒ ہمارے گھر کی روئی دھنتے تھے' ہمارے لئے دودھ اور ترکاری خریدتے تھے اور اسی طرح کے اور بہت سے کام کرتے تھے' اس واقعہ کو نقل کر کے علامہ کوثریؒ فرماتے ہیں کہ طالب علمی میں اسلاف اسی طرح خدمت گزاری کرتے تھے اور اسی سے انہوں نے علم کی برکت پائی۔ (مقدمہ)

۹:...... خلالؒ نے روایت کی ہے کہ امام احمدؒ ایک بار حضرت وکیعؒ کی خدمت میں آئے' اس وقت ان کے پاس علمائے کوفہ کی ایک جماعت حاضر تھی۔ امام احمدؒ ادباً و تواضعاً وکیعؒ کے سامنے بیٹھ گئے' لوگوں نے کہا کہ شیخ تو آپ کی بہت عزت کرتے ہیں' امام احمدؒ نے فرمایا کہ وہ میری عزت کرتے ہیں تو مجھ کو بھی تو ان کی تعظیم واحترام لازم ہے۔ (آداب)

۱۰:......امام ابوعبیدؒ فرماتے ہیں کہ میں کبھی کسی محدث کے دروازہ پر حاضر ہوا تو اطلاع بھجوا کر داخلہ کی اجازت نہیں منگائی بلکہ بیٹھا انتظار کرتا رہا تاآنکہ وہ خود برآمد ہوئے۔ میں نے یہ قرآن پاک کی اس آیت سے جو ادب مستفاد ہے اس پر نظر رکھی (کاش وہ لوگ صبر کرتے تاآنکہ آپ باہر نکلتے تو ان کے لئے بہتر ہوتا)۔(آداب شرعیہ)

۱۱:......صاحب ہدایہؒ فرماتے ہیں کہ بخارا کے ایک بہت بڑے امامؒ اپنے حلقہ درس میں درس دے رہے تھے مگر اثنائے درس میں کبھی کبھی کھڑے ہوجاتے تھے، جب اس کا سبب دریافت کیا گیا تو انہوں نے فرمایا کہ میرے استاذ کا لڑکا گلی میں بچوں کے ساتھ کھیل رہا ہے کھیلتے کھیلتے وہ کبھی مسجد کے دروازے کے پاس بھی چلا آتا ہے تو میں اس کے لئے بقصد تعظیم کھڑا ہوجاتا ہوں۔(تعلیم المتعلم)

۱۲:......قاضی فخر الدین ارسابندیؒ مرو میں رئیس الائمہ تھے بادشاہ وقت بھی ان کا بے حد احترام کرتے تھے وہ فرماتے تھے کہ میں نے یہ منصب صرف استاذ کی خدمت کے طفیل میں پایا ہے علاوہ اور خدمتوں کے تیس برس تک میں اپنے استاذ قاضی ابوزید دبوسیؒ کا کھانا پکایا کرتا تھا اور کبھی اس میں سے نہ کھاتا تھا۔

۱۳:......خلیفہ ہارون رشید نے اپنے لڑکے کو علم و ادب کی تعلیم کے لئے امام اصمعیؒ کے سپرد کردیا تھا ایک دن اتفاقاً ہارون وہاں جا پہنچے دیکھا کہ اصمعیؒ اپنے پاؤں دھو رہے ہیں اور شہزادہ پاؤں پر پانی ڈال رہا ہے ہارون نے بڑی برہمی سے فرمایا کہ میں نے تو اس کو آپ کے پاس اس لئے بھیجا تھا کہ اس کو ادب سکھائیں گے آپ نے شہزادے کو یہ حکم کیوں نہیں دیا کہ ایک ہاتھ سے پانی گرائے اور دوسرے ہاتھ سے آپ کے پیر دھوئے۔

استاذ کے ساتھ عقیدت:

حضرت مرزا مظہر جان جاناںؒ نے علم حدیث کی سند حضرت حاجی محمد افضل صاحبؒ سے حاصل کی تھی مرزا صاحبؒ کا بیان ہے کہ تحصیل علم سے فراغت پانے کے بعد حضرت حاجی صاحبؒ نے اپنی کلاہ جو چودہ برس تک آپ کے عمامہ کے نیچے رہ چکی تھی مجھے عنایت فرمائی، میں نے رات کے وقت گرم پانی میں وہ ٹوپی بھگودی، صبح کے وقت وہ پانی املتاس کے شربت سے بھی زیادہ سیاہ ہوگیا تھا میں اس کو پی گیا اس پانی کی برکت سے میرا دماغ ایسا روشن اور ذہن ایسا رسا ہوگیا کہ کوئی مشکل کتاب مشکل نہ رہی۔(مقامات مظہری)

گفتگو میں ادب وتمیز کی تعلیم:

سلطان نظام الدین اولیاء رحمہ اللہ کا ارشاد ہے کہ ہمارے پیر حضرت فرید الدین مسعود گنج شکر رحمہ اللہ کے پاس ”عوارف المعارف“ کا جو نسخہ تھا اس کا خط باریک تھا اور غلط بھی بہت تھا۔ شیخؒ جب اس کو سامنے رکھ کر بیان فرماتے تو جگہ جگہ کچھ غور کرنا اور رکنا پڑتا تھا، مجھے یاد آیا کہ شیخؒ کے بھائی نجیب الدین متوکلؒ کے پاس عوارف کا بہت عمدہ وصحیح نسخہ موجود ہے لہٰذا میں نے اس کو شیخؒ سے کہا، شیخؒ کو یہ بات گراں گزری، چند مرتبہ فرمایا کہ جی ہاں! اس فقیر کو غلط نسخہ کی تصحیح کی لیاقت نہیں ہے، پہلے تو میں نہیں سمجھا لیکن جب میری سمجھ میں آیا کہ میری نسبت یہ فرمارہے ہیں تو میں کھڑا ہوگیا اور اپنے سر سے ٹوپی اتار کر شیخؒ کے قدموں میں گرگیا اور عرض کیا کہ معاذاللہ! میری یہ غرض نہیں تھی بلکہ میں نے وہ نسخہ دیکھا تھا، یاد آگیا تو آپ سے عرض کیا لیکن میری معذرت کچھ موثر نہ ہوئی۔ شیخؒ کے بشرہ سے ناخوشی کا اثر بالکل پہلے جیسا ظاہر ہوتا تھا، میں سخت حیرانی و پریشانی کی حالت میں مجلس سے باہر آیا اس دن جو غم مجھ کو تھا وہ کسی کو نہ ہوگی چاہتا تھا کہ کنویں میں گر کے جان دے دوں، میرے اس اضطراب کی خبر شیخؒ کے صاحبزادہ مولانا شہاب الدینؒ کو ہوئی، وہ مجھ سے بہت محبت فرماتے تھے انہوں نے میرا حال بہت اچھے انداز میں شیخؒ سے بیان کیا اس وقت شیخؒ خوش ہوئے اور مجھ کو بلا کر بڑی شفقت ومہربانی کا اظہار فرمایا اور ارشاد فرمایا کہ یہ سب میں نے تمہاری حالت کے کمال کے لئے کیا تھا کہ پیر مشاطۂ مرید ہے۔ اس کے بعد شیخؒ نے اپنی خاص پوشاک سے مجھ کو سرفراز فرمایا۔(اخبار الاخیار)

امام احمد بن حنبلؒ کے پاس حضرت عبداللہ بن مبارکؒ کے موالی (آزاد کردہ غلام) آئے تو امام صاحبؒ نے ان کی طرف تکیہ بڑھادیا اور ان کی بڑی عزت کی، امامؒ کا معمول تھا کہ کوئی قابل عزت آدمی آتا تو اپنا تکیہ (یا مسند) اس کی طرف بڑھادیتے تھے۔ ایک بار ابوہمامؒ آپ کے پاس سواری پر آئے تو امامؒ نے ان کی رکاب تھام لی۔(آداب شرعیہ)

ایک بار حضرت وکیعؒ امام سفیان ثوریؒ کے لئے تعظیماً کھڑے ہوئے تو انہوں نے اعتراض کیا۔ حضرت وکیعؒ نے فرمایا کہ آپ ہی نے یہ حدیث مجھے سنائی ہے: ”ان من اجلال اللہ اجلال ذی الشیبۃ المسلم“ امام سفیانؒ خاموش ہوگئے اور وکیعؒ کا ہاتھ پکڑ کر ان کو اپنے پہلو میں بٹھالیا۔(الآداب الشرعیہ)

(جاری ہے)

تعلیم و تربیت میں خواتین کا کردار

عابدہ حسام الدین

مغرب کے خدا ناشناس ذہن کی جولانیوں کی معراج فرائڈ اور کارل مارکس ہیں' انہوں نے انسانی زندگی اور اس کے مسائل کے بارے میں خالص مادی نقطۂ نظر پیش کیا اور اس کے حق میں عقلی اور منطقی دلائل کے انبار لگا دیئے' یہی نظریات فکری اور انقلابی تحریکوں میں ڈھلے اور مغربی دنیا کے سیاسی وسماجی ڈھانچے میں دور رس نتائج کی حامل تبدیلیاں رونما ہوئیں۔ ان تبدیلیوں نے ساری دنیا کو تصادم اور کشمکش' تباہی' بربادی اور محرومی و مایوسی میں مبتلا کر دیا۔

فرائڈ کے نظریات جن میں مذہب کی تحقیر اور انسانی اقدار عالیہ کو پامال کرنے کی بدترین شکل پیش کی گئی تھی' ان نظریات انسان کو حیوانیت کی راہ پر گامزن کر دیا اور یہ بات مغربی معاشرے کو ذہن نشین کرا دی کہ تمام نفسیاتی الجھنوں اور اعصابی اضطراب سے چھٹکارا پانے کا واحد طریقہ یہ ہے کہ فرد کے راستے سے سماج' اخلاق اور روایات جیسے چوکیدار ہٹا دیئے جائیں اور اس کے کچلے ہوئے جذبات کو روایات کے قید خانے سے آزاد کر دیا جائے۔

اس طرح مغرب میں ایسی نسل تیار کی گئی جو اس بات کی ہم خیال تھی کہ سماج' کائنات کی اشیاء' انسانی طبیعت سے متصادم ہے اور معاشرے کی قید اور روایات کے وجود کا کوئی جواز نہیں ہے' خوشی کے حصول کے لئے ضروری ہے کہ انسان خاندانی اور عائلی بندھنوں سے آزاد ہو جائے۔ بالآخر یورپ اور امریکا کی تمام اقوام میں معاشرتی شیرازہ ان افکار و خیالات کے ترویج پاتے ہی بکھر گیا اور عائلی نظام درہم برہم ہو گیا۔

اسلام جو دین فطرت ہے انسان کی فطرت اور شریعت کے تقاضوں کو ملحوظ رکھتے ہوئے احکامات لاگو کرتا ہے' قرآن کریم میں شراب اور قمار بازی کے بارے میں لوگوں کے دریافت کرنے پر ارشاد ربانی ہوا: لوگ آپ سے اس بارے میں پوچھتے ہیں' آپ فرما دیجئے کہ ان دونوں کے استعمال میں گناہ کی باتیں زیادہ ہیں اور بعض فائدے بھی ہیں مگر گناہ ان فائدوں سے زیادہ ہے' اگر قرآن یہ کہتا کہ خمر و میسر میں کوئی فائدہ نہیں تو لوگ ہو سکتا کہ اعتراض کرتے یا عدم اطمینان کا شکار ہوتے۔

اسلام کی عائد کردہ تمام قیود اور بندشیں معاشرے کے مفاد میں ہیں' اس مختصر تجزیے سے یہ بات ہمارے سامنے آ گئی کہ موجودہ دور میں جو کشمکش قوموں' ملکوں اور مذاہب میں جاری ہے' اس میں یہ نظریات و خیالات کارفرما ہیں جو اہل مغرب نے دنیا کو دیئے اور جس دلدل میں وہ خود جا گرے ہیں' آج کا نام نہاد ترقی پسند معاشرہ اسی جانب رواں دواں ہے' اس وقت ہماری فکر کے سارے دھارے اس جانب مبذول ہونے چاہئیں کہ معاشرے کے اس بحران سے کس طرح نمٹا جائے؟ اس کا تدارک کس طرح کیا جائے اور اس کا حل کیا ہو؟

حدیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہے کہ آپ ؐ نے فرمایا کہ تم میں سے ہر شخص راعی ہے اور اس سے اس کی رعیت کے بارے میں پوچھا جائے گا۔ اس حدیث کے مطابق معاشرے کا ہر فرد چاہے وہ عورت ہو یا مرد' اپنے اپنے دائرہ اختیار میں سب راعی (نگہبان) ہیں اور ان کی ذمہ داری ہے کہ بگاڑ کی تمام صورتوں پر نظر رکھیں اور ابتری و انتشار کے اس دور میں ہر جگہ مغربی تہذیب کی چالوں سے نہ صرف خود بلکہ معاشرے کو محفوظ کرنے کی تدابیر اختیار کی جائیں۔ مغرب کی تہذیبی یلغار سے بچنا' لوگوں کو بچانا اتنا آسان نہیں لیکن حکم خداوندی ہے کہ اے ایمان والو! اپنے آپ کو اور اپنے گھر والوں کو جہنم کی آگ سے بچاؤ۔

صحیح بخاری کی حدیث ہے کہ اپنے آپ کو اور اپنے گھر والوں کو اللہ کے تقویٰ سے روشناس کراؤ اور انہیں ادب سکھاؤ۔

تربیت کا یہ نظام جو اسلام دیتا ہے' انسانی طرز عمل پر اثر انداز ہونے والے بہترین عوامل میں سے ہے' ہر انسان کا بچہ جب دنیا میں آتا ہے' والدین کے پاس ایک امانت ہوتا ہے' بچے کا دل و دماغ بالکل سادہ ہوتا ہے' اس کے والدین یا معلم و معاشرہ جس طرح چاہتے ہیں' اس کے خیالات و افکار بناتے ہیں' اگر خیر

کی طرف رہنمائی کریں تو وہ اس کا عادی بنتا ہے اور اگر اس کو جانوروں کی طرف چھوڑ دیا جائے تو نہ صرف یہ کہ وہ خود تباہ ہوگا بلکہ اس کی تباہی کا وبال اس کے سرپرستوں پر بھی ہوگا۔

تربیت کے اس مرحلے میں ماں اولاد کے قریب ترین ہوتی ہے معاشرے کی تعمیر اور تعمیرو ترقی میں وہ اہم ترین کردار ادا کرتی ہے۔ دور حاضر کی مغربی طرز زندگی اور مصنوعی چمک دمک نے ان کی ذمہ داریوں کو مزید بڑھا دیا ہے۔ دنیا بھر کے ذرائع ابلاغ کے برے اثرات عیاں ہیں' جھوٹ اور مکرو فریب کی اشاعت ان کا کام ہے۔

آزادی کے مغربی تصور کے تحت ان ذرائع ابلاغ نے فسق و فجور کی خوب اشاعت سنبھالی' پوری دنیا کے مسلمان ممالک کو اپنا ہدف بنا کر میڈیا کے اثرات کو گھر گھر پہنچا دیا۔

آج کی عورت کے لئے اپنی اولاد' خاندان' نظام' اصول و ضوابط سب کو ان اثرات سے بچانا اور تبادل خیر کا پیغام اپنی نسلوں کو دینا انتہائی ضروری ہے' گھر اور بچے ہی معاشرے کی اکائی ہیں' اگر یہیں پر گرفت مضبوط ہو تو آگے معاشرہ بھی پابند ہو جاتا ہے اور اقدار کی حفاظت ہو سکتی ہے' لہٰذا دینی اصولوں سے آگاہی اور مذہبی افکار کی روشنی میں بچوں کی تربیت انتہائی ضروری ہے۔ دشمنان اسلام اس فن سے بخوبی آشنا ہیں کہ آوارہ ذہن' سیکولر اور مادہ پرستی کی خوراکیں کس طرح خوش رنگ بنا کر پیش کریں' ماؤں کی جانب سے بچوں کی تعلیم و تربیت انتہائی ضروری ہے۔ ایک مشہور شاعر کا کہنا ہے' یتیم وہ بچے نہیں جس کے والدین دنیا میں اسے تنہا چھوڑ گئے ہوں بلکہ اصل یتیم تو وہ ہیں جن کی ماؤں کو تربیت اولاد سے دلچسپی نہیں اور باپ کے پاس ان کو دینے کے لئے وقت نہیں۔

آج یہ بات کس قدر درست نظر آتی ہے' بچوں کو برائیوں کے سیلاب سے بچانے کے لئے موجودہ دور کی عورت کو خصوصاً اپنے اوقات کار' گھر کے نظام' بچوں کی دلچسپی اور اپنی لاپروائیوں پر توجہ دینی ہوگی اور اس ثقافتی یلغار کا مقابلہ اسلامی رنگ کو اپنا کر ہی کیا جا سکے گا۔ اس کپڑے پر رنگ اچھا چڑھتا ہے جس کا اپنا کوئی رنگ نہ ہو' اپنی اولاد اور گھر کے افراد کو رنگوں سے نکال کر صبغت اللہ میں رنگنا ہی اس چیلنج کا مقابلہ کرنے کے لئے ان شاء اللہ کافی ہوگا۔

اگر آج بھی اسلام کے جامع حکیمانہ پیغام کو اپنایا جائے تو یقیناً بے پناہ بندشوں اور پابندیوں میں جکڑی ہوئی مظلوم اقوام کو عزت و احترام کی زندگی حاصل ہو سکتی ہے۔

☆☆..........☆☆

صلح میں ابتدا کرنے والا

ابوالحسن مدائنی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت حسن ابن علی رضی اللہ عنہما اور ان کے بھائی حضرت حسین رضی اللہ عنہ کے درمیان کوئی ایسی بات ہو گئی جس کی وجہ سے دونوں نے آپس میں بات چیت چھوڑ دی' جب قطع کلامی کو تین دن گزرنے لگے تو حضرت حسن رضی اللہ عنہ جو کہ عمر میں بڑے تھے' خود حضرت حسین رضی اللہ عنہ کے پاس آئے جو کہ بیٹھے ہوئے تھے آپؓ نے آ کر ان کے سر پر بوسہ دیا اور بیٹھ گئے' جب بیٹھ چکے تو حضرت حسین رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں بھی آپ کے پاس صلح کے لئے آ سکتا تھا اور صلح میں ابتدا کر سکتا تھا لیکن میں نے سوچا کہ آپ مجھ سے افضل ہیں' لہٰذا اس فضیلت کے بھی آپ ہی زیادہ حق دار ہیں۔ (لسان العرب)

حافظ عبدالرشید مرحوم کچا کھوہ

کچا کھوہ' خانیوال (مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی) حافظ عبدالرشید مرحوم عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے پرانے خادمین اور ورکروں میں سے تھے' مجلس کے مشن کے لئے جان چھڑکتے تھے' مجلس کے ایک مبلغ مولانا نازرین احمد خانؒ کے ساتھ مل کر خانیوال اور کچا کھوہ کے مضافاتی علاقوں میں قادیانیت کا ناطقہ بند کئے رکھا۔ علاقہ میں ختم نبوت ان کی پہچان تھی۔ بندہ مجلس میں ۷ محرم الحرام ۱۳۹۱ھ میں مجلس کے شعبہ تبلیغ سے وابستہ ہوا۔ اس وقت ان کا شباب زوروں پر تھا' جب بھی ملتان تشریف لاتے دفتر مرکزیہ میں حاضری کو ضروری خیال فرماتے' کچھ عرصہ سے بڑھاپے اور عوارض نے گھیر لیا تھا۔ بایں ہمہ مسجد میں حاضری کی سعادت سے محروم نہ ہوئی۔ ان دنوں دفتر مرکزیہ میں بارہ علماء زیر تربیت ہیں۔ بندہ ان کی تربیت کی خدمت پر مامور ہے۔ قبیل از مغرب فون پر اطلاع ملی کہ نماز جنازہ رات آٹھ بجے ادا کی جائے گی۔ مولانا عبدالستار حیدری مبلغ لیہ و بھکر کی معیت میں نماز جنازہ میں شرکت کے لئے سفر کیا۔ الحمدللہ! وقت مقررہ سے دس پندرہ منٹ قبل وہاں پہنچ گئے۔ نماز جنازہ سے پہلے مختصر خطاب کیا جس میں مرحوم کو خراج تحسین پیش کیا۔ نماز جنازہ کی امامت کے فرائض مجلس خانیوال کے امیر مولانا خواجہ عبدالماجد صدیقی نے سرانجام دیئے۔ اللھم اغفرلہ وارحمہ۔

اشتہارات کے نرخ

بیک ٹائٹل پورا صفحہ چار کلر	15000/=
اندرون بیک ٹائٹل پورا صفحہ	8000/=
عام صفحہ مکمل بلیک اینڈ وائٹ	5000/=
عام صفحہ نصف	2500/=
عام صفحہ چوتھائی	1200/=
سنگل کالم فی سینٹی میٹر	100/=

حضرت مولانا منظور احمد الحسینیؒ

مولانا اللہ وسایا

۱۳/جنوری ۲۰۰۵ء بروز جمعرات عصر کے قریب مدینہ منورہ میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت یورپ کے امیر، مناظر ختم نبوت حضرت مولانا منظور احمد الحسینیؒ وصال فرما گئے۔ اناللہ وانا الیہ راجعون۔

حضرت مولانا منظور احمد الحسینیؒ فتح پور کمال خان ظاہر پیر ضلع رحیم یار خان کے رہائشی تھے، بلوچ برادری سے تعلق رکھتے تھے۔ کم عمری میں والدین کا سایہ سر سے اٹھ گیا۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مبلغ حضرت مولانا غلام محمد صاحب آپ کے بہنوئی ہیں، انہوں نے آپ کی پرورش کی، جامع المعقول والمنقول حضرت مولانا منظور احمد نعمانی سے ابتدائی کتب مدرسہ احیاء العلوم ظاہر پیر میں پڑھیں، انتہائی کتب اور دورۂ حدیث شریف جامعہ خیر المدارس ملتان سے کیا، شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد شریف کشمیریؒ، حضرت مولانا مفتی عبدالستار مدظلہ، حضرت مولانا محمد صدیق جالندھری مدظلہ آپ کے اساتذہ میں شامل ہیں۔ دورۂ حدیث کے بعد فاتح قادیان حضرت مولانا محمد حیات صاحبؒ سے رد قادیانیت کورس کیا اور مدرسہ احیاء العلوم چنیوٹ میں تدریس کی۔ ۱۹۷۴ء کی تحریک ختم نبوت کے لئے چنیوٹ اور گردونواح میں شب و روز ایک کر دیا۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مبلغین کی ایک جماعت حضرت مولانا عبدالرحیم اشعرؒ اور حضرت مولانا عبدالرحمن صاحب میانویؒ کی سرپرستی میں چالیس روزہ تربیتی کلاس میں شرکت کے لئے جامعۃ العلوم الاسلامیہ علامہ بنوری ٹاؤن گئی، اس میں حضرت مولانا منظور احمد الحسینیؒ بھی شریک تھے، تب عائشہ باوانی اسکول کی جامع مسجد میں خطیب مقرر ہو گئے، امامت، خطبہ جمعہ اور درس کے علاوہ باقی وقت عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کراچی کے شعبہ تبلیغ کو دینے لگے۔ حضرت مولانا مفتی احمد الرحمن اور حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی رحمہم اللہ کی سرپرستی نے آپ کو کندن بنا دیا، کراچی دفتر ہفت روزہ ختم نبوت اور مسجد باب الرحمت کی تعمیر و توسیع کے لئے آپ نے جان جوکھوں میں ڈال کر شب و روز کام کیا۔ بیرونی ممالک میں تبلیغ اسلام، تحفظ ختم نبوت کی ترویج و اشاعت اور فتنۂ قادیانیت کے استیصال کے لئے آپ کے متعدد اسفار ہوئے۔ افریقہ، امریکا، متحدہ عرب امارات اور یورپ میں آپ نے جس جانفشانی سے کام کیا وہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کی تاریخ کا سنہری باب ہے۔

۱۹۸۴ء میں قادیانی جماعت کے چیف گرو مرزا طاہر نے لندن کو اپنا مستقر بنایا تو آپ نے بھی گویا وہاں ڈیرے ڈال دیئے، اسٹاک ویل گرین لندن میں واقع دفتر ختم نبوت کی خریداری کے لئے آپ کی گراں قدر محنت و کاوش آب زر سے لکھنے کے لائق ہے۔ عربی، اردو، فارسی، سرائیکی اور پنجابی پر بھرپور عبور حاصل تھا اور ان زبانوں میں تقریر کے آپ ماہر تھے۔ قادیانیت کی جملہ کتب پر آپ کو مکمل دسترس تھی۔ انگریزی زبان بولنے میں بھی گزارہ کر لیتے تھے، عرصہ تک یورپ کے کلیساؤں میں ختم نبوت کے ترانے بلند کئے۔ قادیانیوں سے مناظرہ کرنا اور قادیانی مسلمات سے ان کو چاروں شانے چت کرنا آپ کے بائیں ہاتھ کا کھیل تھا، بیسیوں قادیانیوں سے مناظرے کئے، جہاں گئے فتح نے آپ کے قدم چومے، سینکڑوں قادیانیوں نے آپ کے ہاتھ پر اسلام قبول کیا۔ بڑے منکسر المزاج عالم دین تھے، اکابر و اصاغر کی خدمت، مہمان نوازی اور ان کی آسائش کا خیال رکھنا ان کے معمولات زندگی قرار دیئے جا سکتے ہیں۔

سالانہ ختم نبوت کانفرنس برمنگھم کے ہمیشہ منتظم رہے، اس کے لئے ہمیشہ انہوں نے مثالی خدمات سر انجام دیں، اسٹیج کو سنبھالنا، مہمانوں کا استقبال، پارکنگ کے انتظامات، قراردادوں کی ترتیب، بیان، سوال و جواب کی محفل، امامت، لٹریچر کی تقسیم غرض جس کام میں ضرورت دیکھتے یا ڈیوٹی لگ جاتی اس کو خوب نبھاتے۔ انکساری و تواضع آپ میں کوٹ کوٹ کر بھری ہوئی تھی، بڑے ہی محنتی عالم دین تھے۔ ان کی زندگی میں آرام نام کی کوئی چیز نہ تھی، چلتے چلتے جو آرام ہو گیا سو ہو گیا، کام کرتے کرتے کچھ وقت کے لئے سو جاتے اور اٹھتے ہی

کام پر لگ جاتے تھے ان کی زندگی کمپیوٹرائزڈ زندگی تھی۔ چوبیس گھنٹے وہ اپنے آپ کو مصروف رکھتے تھے۔ مسجد کی خدمت سے لے کر خطابت تک، بچوں کو پڑھانے سے بیعت کرنے تک تمام کاموں میں فٹ تھے۔ لندن میں قیام کے دوران پہلے مجلس کے دفتر کے انچارج رہے پھر مسجد میں گئے تو ہر روز دفتر آنا معمول رہا۔ اب بھی مجلس لندن کے تمام کاموں میں برابر شامل تھے وہ اپنی مثال آپ تھے ان جیسے محنتی، مخلص اور بے نفس عالم دین کم ہی دیکھنے کو ملیں گے، ختم نبوت کے کاز کے لئے پورے یورپ میں کوئی شخص آپ کو بلاتا تو آپ کو حاضر پاتا ان کے وجود سے قادیانیت کانپتی تھی ان کی مخلصانہ مساعی نے ان کو ہر دلعزیز عالم دین بنادیا تھا لڑائی نام کی کوئی چیز ان کے ہاں نہ تھی، سب حلقوں میں ان کو احترام وتوقیر کا مقام حاصل تھا بڑے فیاض طبع تھے جو کمایا وہ صدقہ فرمادیا دین کی ترویج واشاعت میں لگادیا۔

اللہ تعالیٰ کی شان بے نیازی کہ یکے بعد دیگرے دو شادیاں کی، لیکن اولاد نہ ہوئی تاہم ان کی طبیعت پر اس کا کوئی اثر نہ تھا، وہ اپنی سرگرمیوں میں مگن اور راضی بقدر تھے، کئی مضامین ان کے قلم سے نکلے، ان کے خطبات پر مشتمل کئی پمفلٹ شائع ہوئے، تصنیفی خدمات علاوہ ازیں ہیں، آپ کی بے نفسی کا یہ عالم تھا کہ کسی بھی مقرر کی تقریر ہوتی تو شاگرد کی طرح ان کے پہلو میں بیٹھ کر اس کے نکات قلمبند کرتے، مستقل نوٹ بک جیب میں رکھتے، جہاں سے کوئی کام کی بات ملتی نوٹ کر لیتے، بڑی صالح طبیعت پائی تھی، منکساری میں اپنی مثال آپ تھے، جس سے ایک بار ملتا ہوتا وہ زندگی بھر آپ کے گن گاتا، عابد وزاہد انسان تھے، سنن ونوافل، تلاوت وعبادت، ذکر وفکر ان کی طبیعت ثانیہ بن گئی تھی، جس مسجد میں امام تھے وہاں عربوں کی اکثریت ہے، چنانچہ آپ خطبہ جمعہ عربی، انگلش اور اردو تینوں زبانوں میں دیتے تھے، یوں عربوں وعجمیوں کے لئے آپ پل بن گئے تھے تصوف میں قدم رکھا تو حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی اور حضرت مولانا محمد فاروق سکھروی سے خلافت کے مستحق قرار پائے۔ ہزاروں آپ کے مرید بن گئے لیکن ان تمام مریدوں کے حلقہ کو آپ نے دین اور عقیدہ ختم نبوت کی ترویج کے لئے جوڑا، محنت اور کام کرنے کے شوق کا یہ عالم تھا کہ گاڑی خود ڈرائیو کر کے ہفتہ کے آخری دنوں میں تبلیغ کے لئے برطانیہ کے مختلف شہروں میں نکل جاتے، پانچوں نمازوں میں پانچ شہروں میں بیانات کر لیتے تھے دو دنوں میں دس شہروں سے رابطہ ہو جاتا۔ کیا بتائیں کہ زندگی بھر انہوں نے کس طرح اپنے آپ کو خدمت دین کے لئے وقف کیے رکھا؟ سال میں دو بار عمرہ اور ہر سال حج کرنا ان کے معمولات بن گئے تھے، بسا اوقات اپنے نمازیوں میں سے پانچ دس ساتھیوں کو ساتھ لے جاتے، وہ آپ کی رفاقت سے حج وعمرہ کے صحیح معمولات سے نفع حاصل کرتے۔

غرض یورپ وعرب، وہ جہاں گئے خدمت خلق و ترویج اسلام کو انہوں نے معمول بنائے رکھا۔ گزشتہ سال سالانہ ختم نبوت کانفرنس چناب نگر میں تشریف لائے، جمعہ کے بعد بڑی اہمیت سے آپ کا بیان ہوا ان کے علم و فضل کے چرچے، ان کی مناظرانہ گونج سے یورپ گونجتا رہا، ان کی للکار حق نے قادیانیوں کو ناکوں چنے چبوائے، حضرت مولانا مفتی نظام الدین شامزی، حضرت مولانا مفتی محمد جمیل خان اور مولانا نذیر احمد تونسوی رحمہم اللہ کی شہادت کے بعد اب حضرت مولانا منظور احمد الحسینی کا سانحہ وصال عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے لئے ایک بڑا خلا ہے۔ اللہ تعالیٰ قادر کریم ان حضرات کے خلا کو پُر کرنے کا غیب سے بندوبست فرمائے۔ اس سال اپنی اہلیہ کے ساتھ حسب معمول حج کے لئے گئے، مدینہ طیبہ میں اچانک وصال فرمایا۔ جمعرات کی شام وصال ہوا، اگلے روز بعد از جمعہ مسجد نبوی میں لاکھوں انسانوں نے آپ کے جنازہ میں شرکت کی۔ جنت البقیع میں آسودہ خاک ہوئے "پہنچی وہیں پہ خاک جہاں کا خمیر تھا" یہ مصرعہ بارہا، تعریف وتوصیف دونوں مقامات پر اس کے استعمال کو بھی دنیا جانتی ہے، لیکن ذرا توجہ فرمایئے کہ حضرت مولانا منظور احمد الحسینیؒ زندگی بھر عقیدہ ختم نبوت کے تحفظ کے لئے سرگرم عمل رہے، صاحب ختم نبوتؐ کے شہر مدینہ منورہ کی فضاؤں میں اعمال حج کی بجا آوری کے لئے پہنچے تقدیر کے فرشتہ نے سلام کیا، اس پاک ماحول میں انہوں نے جان مالک حق کو لوٹادی، زہے نصیب جنت البقیع میں تدفین، کیا ان سے بڑھ کر اس شعر کا اور صحیح مصداق ہو سکتا ہے۔

حضرت مولانا منظور احمد الحسینیؒ دنیا میں چلتے پھرتے جنتی انسان تھے مقدر کے دھنی تھے، عجم سے اٹھے، یورپ پر چھائے اور عرب میں آسودہ خاک ہو گئے "عاش سعیداً ومات سعیداً" سعادت مند کا مقدر ہی سعادت مندی تھی، مدتوں ان کا تذکرہ رہے گا، زندگی ہو تو ان جیسی اور موت ہو تو ان کی موت جیسی۔ عمر بمشکل پینتالیس، پچاس سال ہوگی، لیکن کام صدیوں کا کر گئے اور صدیوں ہی وہ آنے والی نسل کے یاد کرنے کے قابل انسان تھے۔ حق تعالیٰ ان کے حامی و ناصر ہوں، مقدر دیکھو کہ کل قیامت کے دن وہ صاحب ختم نبوتؐ کے ساتھ مدینہ طیبہ سے اٹھنے والی گروہ سعید میں شامل ہوں گے۔

☆☆......☆☆

قاری صفات محمد عثمانیؒ کا سفر آخرت

مرکزی جامع مسجد سیٹلائٹ ٹاؤن بہاولپور کے خطیب و امام حضرت مولانا قاری صفات محمد عثمانی ۱۶/جنوری ۲۰۰۵ء کو انتقال فرما گئے ۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

جناب حافظ مشتاق محمد عثمانی پانی پت کرنال کے نمبردار تھے‘ ان کے ہاں ۱۹۱۹ء میں صفات محمد عثمانی کی پیدائش ہوئی‘ پاکستان کے سابق وزیر اعظم جناب لیاقت علی خان اور ان کا آبائی گاؤں ایک ہی تھا‘ قاری صفات محمد عثمانی کے جد اعلیٰ برصغیر کے معروف بزرگ شیخ جلال الدین کبیر الاولیاء تھے‘ جو حضرت بابا فرید الدین شکر گنجؒ کے خلیفہ مجاز اور بو علی قلندر کے فیض یافتہ تھے۔ قاری صفات محمد عثمانی نے برصغیر کے معروف شیخ القرآن حضرت قاری فتح محمد پانی پتی رحمۃ اللہ علیہ کے پاس پانی پت میں قرآن مجید حفظ کیا۔ قاری صفات محمد عثمانی ان کے لاڈلے شاگرد تھے۔ قاری صفات محمد شیخ القرآن حضرت قاری رحیم بخش پانی پتی کے تقریباً ہمدرس ساتھی تھے‘ اس زمانہ میں لکھنؤ میں مدرسہ فرقانیہ کے مہتمم حافظ احمد تھے۔ مدرسہ فرقانیہ لکھنؤ میں استاذ زمانہ قاری عبدالمالک علیگڑھی کے ہاں آپ نے قرأت عشرہ کی تعلیم مکمل کی۔ حضرت مولانا عبدالباری فرنگی محلی نے مدرسہ عالیہ نظامیہ فرنگی محل میں قائم کیا تھا‘ جسے مجلس مؤید العلم چلاتی تھی‘ اس مدرسہ میں قاری صفات محمد صاحب نے ۱۹۴۳ء میں دورۂ حدیث شریف کیا۔ فاضل عربی‘ فاضل قاری لکھنؤ یونیورسٹی سے آپ نے کیا۔ فرنگی محل میں تعلیم کے دوران آپ ایک مسجد میں امامت کراتے تھے‘ اس مسجد میں حنفی امام تنخواہ لیتے تھے اور قاری صفات محمد صاحب فی سبیل اللہ امامت کراتے تھے‘ تعلیم مکمل کرنے کے بعد آنولا میں تحفیظ القرآن کے مدرسہ کے تقریباً سات سال تک مہتمم و مدرس رہے‘ تدریس کے زمانہ میں الہ آباد یونیورسٹی سے ۱۹۴۳ء میں فاضل قاری کا امتحان پاس کیا۔

مولانا اللہ وسایا

پاکستان بننے سے قبل آپ کے بھائی قاری مشتاق محمد عثمانی ریاست بہاولپور میں انہار کے محکمہ میں ملازم تھے۔ ۱۹۴۷ء میں پاکستان بننے پر آپ کا پورا خاندان بہاولپور فرید گیٹ میں منتقل ہو گیا‘ لیکن خود قاری صفات محمد عثمانی آنولا میں تدریس کرتے اور مدرسہ کا اہتمام چلاتے رہے۔ پانی پت میں معروف عالم دین حضرت مولانا لقاء اللہ پانی پتی تھے۔ مولانا لقاء اللہ پانی پتی کے صاحبزادے حضرت مولانا الیف اللہ پانی پتی پاکستان بننے کے بعد سرگودھا آ گئے‘ لیکن پانی پت کے باقی ماندہ مسلمانوں‘ مساجد و مدارس کی نگرانی کے لئے مولانا لقاء اللہ پانی پتی نے پانی پت میں قیام کو ترجیح دی‘ ہزاروں کمزور مسلمانوں کو واپس دائرہ اسلام میں لائے‘ ہزاروں کو سہارا دیا۔ ۱۹۴۷ء کے رمضان شریف میں آپ نے آنولا مدرسہ سے قاری صفات محمد عثمانی کو پانی پت بلا بھیجا کہ آپ آ کر اپنے والد کی مسجد میں نماز تراویح پڑھائیں۔ قاری صفات محمد صاحب نے لیت و لعل کیا تو مولانا لقاء اللہ نے پیغام بھیجا کہ مجھے معلوم ہے کہ آپ تقسیم کے باعث فسادات کے ڈر سے پانی پت نہیں آ رہے‘ آپ آ جائیں‘ اسٹیشن سے آپ کے والد کے سکھ ملازم آپ کو لے کر عافیت سے میرے پاس لے آئیں گے‘ چنانچہ ایسے ہوا کہ آپ نے اس سال تراویح میں قرآن مجید سنایا‘ صرف مولانا لقاء اللہ اور ان کے ملازم دو شخص مقتدی تھے‘ لیکن اگلے سال ۱۹۴۸ء کی تراویح میں پوری مسجد نمازیوں سے بھر جاتی تھی۔ قاری صفات محمد عثمانی کا قرآن مجید پختہ تھا‘ ایک رکعت میں بارہ پارہ تلاوت کر لیتے تھے۔ ۱۹۴۹ء میں خاندان کے اصرار پر آنولا (کرنال پانی پت) سے ہجرت کر کے بہاولپور آ گئے۔ ۱۹۵۰ء میں پنجاب یونیورسٹی سے منشی فاضل اور ۱۹۶۶ء میں بہاولپور سے او ٹی کیا‘ گورنمنٹ ہائی اسکول یزمان میں ۳۲ سال مسلسل پڑھاتے رہے۔ ۱۹۸۲ء میں وہاں سے ریٹائر ہوئے‘ فرید گیٹ اور پھر چاہ فتح خان میں رہائش رہی۔ سیٹلائٹ ٹاؤن مسجد الخلیل میں امامت و خطابت کی‘ پھر سیٹلائٹ ٹاؤن مرکزی جامع مسجد میں عرصہ اٹھارہ سال تک امامت و خطابت کے فرائض انجام دیتے رہے اور وصال تک یہ سلسلہ جاری رہا‘ گھر پر بغیر بورڈ لگائے اور بغیر نام رکھے فی سبیل اللہ بچوں کو حفظ کراتے اور سند دیتے رہے‘ کئی نوجوانوں نے آپ سے حفظ و قرأت کی تعلیم حاصل کی‘ بہت مخلص اور صالح بزرگ

تھے تلاوت میں حد درجہ جاذبیت ہوتی تھی چمکتے دمکتے موتیوں کی طرح ادائیگی حروف سے تلاوت آپ کا معمول تھا۔ دعا کرتے تو معلوم ہوتا کہ آپ کا کلیجہ پگھل پگھل کر رب کریم کے حضور سراپا عجز و نیاز بن رہا ہے۔ تقریباً پچاسی سال عمر پائی آخری عمر میں تلاوت اور عبادت آپ کی طبیعت ثانیہ بن گئی تھی' معمولی بیمار رہے لیکن معمولات ترک نہیں ہوئے' وفات سے کچھ دیر قبل جس کمرہ میں استراحت فرما تھے اس کا دروازہ کھلوا دیا' بچیوں اور مستورات کو کمرہ خالی کرنے کو فرمایا اور کہا کہ دیکھو وہ مجھے لینے کے لئے آ گئے ہیں' دروازہ کھول دو' کمرہ خالی کردو' گھر والوں نے اس پر عمل کیا' بظاہر کوئی شخص نہ آیا لیکن تھوڑی دیر بعد گھر والوں نے آ کر دیکھا تو روح قفس عنصری سے پرواز کر چکی تھی۔ ۱۶/جنوری کو نماز جنازہ ہوا' قابل رشک اجتماع تھا' اسی روز آسودہ خاک ہوئے۔ طاب اللہ ثراہ وجعل اللہ الجنة مثواہ۔ آمین۔

☆☆..........☆☆

ظلم سے اجتناب کرو

حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' ظلم سے اجتناب کرو' کیونکہ قیامت کے دن بہت سی تاریکیوں کا سبب ہوگا اور بخل سے بھی پرہیز کرو' تم لوگوں سے پہلے لوگوں کو اسی بخل نے تباہ کر دیا۔ (مسلم)

حضرت محمود ابن الیبد رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ سب سے زیادہ خوف تمہارے لئے مجھے شرک اصغر کا ہے (اور وہ ہے) ریاکاری۔ (بروایت امام احمدؒ)

چیچہ وطنی میں یوم ختم نبوت

چیچہ وطنی' کسووال......۳۱/ دسمبر کو یوم ختم نبوت کے طور پر چیچہ وطنی' کسووال کے گرد و نواح میں ایک سو سے زائد علمائے کرام اور خطیبوں نے جمعة المبارک کے خطبوں میں مذہب کا خانہ بحال نہ کرنے کے خلاف اپنے احتجاجی عمل کو جاری رکھنے کے عزم کا اعادہ کیا ہے۔ دریں اثنا عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے ترجمان مولانا عبدالحکیم نعمانی' مولانا احمد ہاشمی نے مسجد صدیق اکبرؓ احمد نگر میں اور جمعیت علمائے اسلام کے ضلعی امیر مفتی محمد خان نے ایک مینار والی مسجد میں احتجاجی جلسوں سے خطاب کرتے ہوئے کہا ہے کہ جدید الیکٹرونک پاسپورٹ میں مذہب کا خانہ شامل نہ کرنے تک ہماری تحریک بدستور جاری رہے گی۔ حکومت بحالی کے سلسلے میں سست روی اور کئے گئے رسمی وعدوں سے بھی انحراف کر کے اعتماد سازی کے عمل کو سبوتاژ کر رہی ہے حکومت دینی جماعتوں کے ساتھ خوشگوار تعلقات چاہتی ہے تو مذہبی خانہ بحال کرنے کا فوری نوٹیفکیشن جاری کرے۔ محض تاخیری حربے اور دوغلی پالیسیاں کارکنان ختم نبوت کو تصادم اور تشدد کی راہ پر چلنے اور راست اقدام پر مجبور کر رہی ہیں۔ حکومت اعتدال پسندی کی آڑ میں دینی و مذہبی جماعتوں کو مرعوب کرنے کی ناکام کوششوں کے راستے پر گامزن ہے' ہم ان سازشوں کو کامیاب نہیں ہونے دیں گے۔ اس موقع پر درج ذیل قراردادیں منظور کروائی گئی: آج کا اجتماع یہ سمجھتا ہے کہ پاسپورٹ سے مذہب کا خانہ حذف کر کے پاکستان کی بنیادی و نظریاتی اساس یعنی نظریہ اسلام کو بلڈوز کرنے کی طرف پہلا قدم ہے' حکومت سے ہم مطالبہ کرتے ہیں کہ ہمارے ملک کو سیکولر اسٹیٹ نہ بنایا جائے۔ یہ اجتماع سمجھتا ہے کہ پاسپورٹ سے مذہب کے خانہ کو ختم کر کے آئین پاکستان کی وہ دفعات جن کی رو سے اس ملک کا سپریم لاء اسلام ہے ان کا کھلم کھلا مذاق اڑایا گیا ہے' اس لئے ہم مطالبہ کرتے ہیں کہ مذہب کا خانہ ختم کرنے والی لابی کے خلاف تادیبی کارروائی کی جائے' رسمی ارادوں اور وعدوں کی بجائے مذہب کا خانہ بحال کرنے کا سرکاری نوٹیفکیشن جاری کیا جائے اور طبع شدہ بغیر مذہبی خانہ کے تمام پاسپورٹ کو کینسل کیا جائے اور فی الفور انکوائری کمیشن مقرر کیا جائے جو منکرین ختم نبوت مرتد قادیانی گروہ کے حرمین میں داخل ہونے کی سازشوں کی تحقیقات کرے۔ پورا اجتماع اللہ تعالیٰ کو حاضر و ناظر جانتے ہوئے اس بات کا عہد کرتا ہے کہ پاسپورٹ میں مذہب کے خانہ سمیت ناموس رسالت صلی اللہ علیہ وسلم اور تحفظ ختم نبوت جیسے دینی اور حساس امور کے لئے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے امیر مرکزیہ حضرت مولانا خواجہ خان محمد صاحب اور مخدوم العلماء حضرت سید نفیس شاہ الحسینی صاحب و دیگر اکابرین ختم نبوت کے حکم پر ہر وقت ہر قسم کی قربانی دینے کے لئے تیار ہیں۔ دریں اثنا آل پارٹیز ختم نبوت رابطہ کمیٹی کی اپیل پر کمپیوٹرائزڈ پاسپورٹ میں مذہب کا خانہ داخل نہ کرنے کے خلاف چیچہ وطنی کی تمام مساجد میں علمائے کرام اور خطیبوں نے مذمتی قراردادیں منظور کروائیں۔ جامع مسجد بلاک نمبر۱۲' جامع مسجد کھجور والی' جامع مسجد درس بلاک جی اور جامع مسجد اہلحدیث کے سامنے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت اور جمعیت علمائے اسلام کے کارکنوں نے بینرز اور کتبے اٹھا کر خاموش احتجاجی مظاہرے کئے' بینروں اور کتبوں پر امریکا اور مذہب کا خانہ بحال نہ کرنے کی حکومتی پالیسیوں کے خلاف نعرے درج تھے۔ ☆☆

پاسپورٹ سے مذہب کے خانہ کا اخراج

ملک گیر احتجاج کی رپورٹ

کراچی...... پاسپورٹ محض ایک سفری دستاویز ہی نہیں بلکہ کسی فرد کے بارے میں ضروری معلومات کے حصول کا ذریعہ بھی ہے اس لئے پاسپورٹ میں حامل پاسپورٹ کے مذہب کا اندراج ناگزیر ہے۔ قادیانیوں کو مسلمان ظاہر کرنے کی کوششیں کامیاب نہیں ہونے دیں گے۔ حکومت پاکستان پاسپورٹ میں مذہب کے خانہ کی بحالی کو اپنی انا کا مسئلہ نہ بنائے بلکہ مسلمانان پاکستان کی خواہش کے احترام میں مذہب کے خانہ کی بحالی کا فوری طور پر اعلان کرے۔ سعودی حکومت قادیانیوں کے حرمین شریفین میں داخلہ کو روکنے کے لئے موثر اقدامات اٹھائے۔ قادیانی گروہ پاسپورٹ میں مذہب کے خانہ کی بحالی کے خلاف مزاحم ہے۔ حکومت قادیانیت نوازی ترک کردے۔ قادیانیوں کو کسی صورت میں پاکستان میں پنپنے نہیں دیں گے۔ حکمرانوں کے قادیانیوں سے قریبی مراسم مسلمانان پاکستان کیلئے لمحہ فکریہ ہیں۔ ان خیالات کا اظہار مجلس عمل تحفظ ختم نبوت کے رہنماؤں ممبر صوبائی اسمبلی مولانا محمد عمر صادق، حافظ محمد تقی، مولانا خان محمد ربانی، مولانا بشیر القادری، مولانا حماد اللہ شاہ، شیخ رفیق احمد، قاضی احمد نورانی، عقیل انجم، مفتی محمد راشد مدنی، مولانا حفیظ اللہ ارشد، مولانا مطیع الرحمن، محمد حنیف سروری اور امان اللہ خان نیازی نے پیر کو دفتر ختم نبوت میں پاسپورٹ میں مذہب کے خانہ کے اخراج کے اقدام کے خلاف ایک نمائندہ اجلاس سے خطاب کرتے ہوئے کیا۔ انہوں نے کہا کہ دہشت گردی میں ملوث قادیانیوں کو بیرون ملک فرار کرانے اور انہیں چور دروازے سے حرمین شریفین میں داخل کرنے کی سازش کو کامیاب بنانے کے لئے پاسپورٹ سے مذہب کا خانہ حذف کیا گیا۔ ہم حکومت پر یہ واضح کردینا چاہتے ہیں کہ پاسپورٹ میں مذہب کے خانہ کی بحالی کی جدوجہد مکمل طور پر پاکستان کے آئین اور قانون سے ہم آہنگ ہے۔ حکومت آئین اور قانون کی پاسداری کو یقینی بناتے ہوئے فی الفور پاسپورٹ میں مذہب کا خانہ بحال کرے۔ پاسپورٹ میں مذہب کے خانہ کی بحالی کے لئے آئین اور قانون کے دائرے میں رہتے ہوئے ہر ممکن اقدامات اٹھائے جائیں گے۔ قادیانیوں کو خوش کرنے کے لئے مسلمانوں کے مذہبی جذبات کو کچلنا دانشمندی نہیں ہے۔ مجلس عمل تحفظ ختم نبوت سندھ کے زیر اہتمام علمائے کرام اور مشائخ عظام نے کراچی، حیدرآباد، نوابشاہ، سکھر، میر پور خاص، ٹنڈو آدم، سانگھڑ، خیر پور، لاڑکانہ، جیکب آباد، دادو، چوں عاقل، سجاول، بدین، جھڈو، بھریا روڈ، پڈ عیدن اور دیگر مقامات پر اجتماعات سے خطاب کرتے ہوئے کیا۔ مقررین میں علامہ احمد میاں حمادی، مولانا عبدالکریم عابد، مولانا خان محمد ربانی، مفتی محمد راشد مدنی، قاضی احمد نورانی، علامہ خالد صدیقی، ڈاکٹر نصیر الدین سواتی، مولانا محمود حسن فریدی، مفتی حفیظ الرحمن، مولانا محمد نذر عثمانی، مولانا بشیر احمد، مولانا ابوطلحہ محمد راشد مدنی، مفتی محمد طاہر مکی، حافظ محمد زاہد حجازی، صاحبزادہ ابوالخیر محمد زبیر، مولانا رب نواز جلال پوری، ڈاکٹر سیف الرحمن آرائیں، مولانا محمد اعجاز، مولانا نعیم احمد سلیمی اور دیگر شامل تھے۔ پاسپورٹ میں مذہب کے خانہ کا مسئلہ ہر مسلمان کی دینی غیرت کا مسئلہ ہے۔ حکومت اس خالصتاً مذہبی مسئلہ کو سیاست کی بھینٹ نہ چڑھائے۔ قادیانیوں کا عقیدہ ہے کہ روضۂ رسولؐ انتہائی متعفن اور کیڑے مکوڑوں کی جگہ ہے۔ قادیانی گستاخان رسول کا ٹولہ اگر ان نجس عقائد کے ساتھ حرمین شریفین پہنچ گیا تو قیامت کے دن مسلمان حکمران کس منہ سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا سامنا کریں گے۔ جب تک پاسپورٹ میں مذہب کا خانہ بحال نہیں کیا جاتا چین سے نہیں بیٹھیں گے۔ انہوں نے کہا کہ دہشت گردی میں ملوث قادیانیوں کو بیرون ملک فرار کرانے اور انہیں چور دروازے سے حرمین شریفین میں داخل کرنے کی سازش کو کامیاب بنانے کے لئے پاسپورٹ سے مذہب کا خانہ حذف کیا گیا۔ ہم

حکومت پر یہ واضح کر دینا چاہتے ہیں کہ پاسپورٹ میں مذہب کے خانہ کی بحالی کی جدوجہد مکمل طور پر پاکستان کے آئین اور قانون سے ہم آہنگ ہے۔ حکومت آئین اور قانون کی پاسداری کو یقینی بناتے ہوئے فی الفور پاسپورٹ میں مذہب کا خانہ بحال کرے۔ علمائے کرام نے عوام الناس سے عہد لیا کہ وہ ناموس رسالتؐ اور حرمین شریفین کے تقدس کے تحفظ کی خاطر سر دھڑ کی بازی لگا دیں گے۔ پاسپورٹ میں مذہب کا خانہ بحال نہ کرنا نظریہ پاکستان سے غداری ہے۔ حکومت قادیانیوں کے اشاروں پر ناچ رہی ہے۔ قادیانیوں کو غیر آئینی و غیر قانونی مراعات فراہم کر کے مسلمانوں کے آئینی حقوق غصب کئے جا رہے ہیں۔ دہشت گردی میں قادیانیوں کے ملوث ہونے کا ثبوت ملنے کے باوجود انہیں مراعات یافتہ طبقہ کی حیثیت دی جا رہی ہے۔ حکمران قادیانیوں کی تقریبات میں شریک ہو کر اسلام اور مسلمانوں کے خلاف اشتعال انگیز بیانات دے رہے ہیں۔ پاسپورٹ سے مذہب کے خانہ کا اخراج قادیانیوں کی شہ پر کیا گیا۔ حکومت نے قادیانیوں کو لگام نہ دی اور انہیں دی گئی غیر آئینی مراعات واپس نہ لیں تو حکومت اور قادیانیوں کو اپنے منطقی انجام سے دوچار ہونا پڑے گا۔ قادیانیوں نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو زناکار عورتوں کی اولاد قرار دے کر توہین رسالت کا ارتکاب کیا ہے۔ ایسے گھناؤنے عقائد رکھنے والوں کو کسی صورت میں حرمین شریفین میں داخلہ کی اجازت نہیں دینی چاہئے۔ ان خیالات کا اظہار تمام مکاتب فکر پر مشتمل مجلس عمل تحفظ ختم نبوت کے رہنماؤں علامہ احمد میاں حمادی، مولانا محمد اسعد تھانوی، حافظ محمد تقی، علامہ حسن ترابی، مولانا محمد سلفی، مولانا سید حماد اللہ شاہ، مولانا قاضی احمد نورانی، مفتی محمد راشد مدنی، مولانا عثمان یار خان، عزیز الدین ظفر، مولانا احتشام الحق احرار، مولانا عطاء الحق، عقیل انجم، مولانا محمد رفیق، محمد رمضان دانش اور دیگر نے جامعہ ستاریہ یونیورسٹی روڈ میں ایک عظیم الشان ختم نبوت کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے کیا۔ انہوں نے کہا کہ پاسپورٹ سے مذہب کے خانہ کا اخراج قادیانیوں کو تقویت پہنچانے اور ان کی آئینی و مذہبی حیثیت پر پردہ ڈالنے کے لئے کیا گیا ہے۔ قادیانی گروہ مسلمانوں کو گمراہ کرنے اور دنیا بھر میں اپنے آپ کو مسلمان باور کرانے کی کوشش کر رہا ہے اور حکومت پاسپورٹ سے مذہب کے خانہ کے اخراج جیسے اقدامات کر کے قادیانیوں کی پشت پناہی کر رہی ہے۔ قادیانی اسرائیل کے ایجنٹ ہیں۔ اگر حکومت نے قادیانیوں کی حمایت ترک نہ کی تو مسلمانان پاکستان اس کا بوریہ بستر گول کر دیں گے۔ پاکستان قادیانیت کے نام پر نہیں بلکہ اسلام کے نام پر قائم کیا گیا تھا۔ قادیانیوں کو تقویت پہنچانے کی تمام سازشوں کا پردہ چاک کر دیا جائے گا۔ حکومت مسلمانوں کو کچلنے اور قادیانیوں کو نوازنے کی پالیسی پر عمل پیرا ہے۔ امریکا اور یورپی ممالک کی شہ پا کر قادیانی پاکستان میں ریشہ دوانیوں میں مصروف ہیں۔ پاسپورٹ میں مذہب کے خانہ کی بحالی کا مطالبہ پورا کرنا حکومت کی آئینی ذمہ داری ہے۔ انہوں نے حکومت سے مطالبہ کیا کہ وہ فی الفور پاسپورٹ میں مذہب کا خانہ بحال کرے۔ انہوں نے اعلان کیا کہ پاسپورٹ میں مذہب کے خانہ کی بحالی کے لئے جاری مہم کے سلسلے میں اگلی ختم نبوت کانفرنس ۷/ فروری کو بعد نماز عشاء نزد گرم چشمہ منگھوپیر میں منعقد ہو گی جس سے مجلس عمل تحفظ ختم نبوت کے رہنما خطاب کریں گے۔ دریں اثناء تمام مکاتب فکر پر مشتمل مجلس عمل تحفظ ختم نبوت کے رہنماؤں علامہ احمد میاں حمادی، مولانا محمد اسعد تھانوی، حافظ محمد تقی، علامہ حسن ترابی، مولانا قاضی احمد نورانی، مولانا موسیٰ شہوانی، صفات احمد صدیقی، مولانا احتشام الحق احرار، مفتی محمد راشد مدنی، مفتی محمد طاہر مکی اور دیگر نے گرم چشمہ نزد منگھوپیر میں ایک عظیم الشان ختم نبوت کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ تمام مکاتب فکر ذاتی اور مسلکی اختلافات کو بالائے طاق رکھ کر عقیدہ ختم نبوت کے تحفظ کے لئے کمربستہ ہو گئے ہیں۔ ہم قادیانیوں کے عزائم کو کامیاب نہیں ہونے دیں گے۔ مسئلہ ختم نبوت دین اسلام کی اساس ہے۔ اس پر قدغن لگانے کی کسی کو اجازت نہیں دیں گے۔ عقیدہ ختم نبوت تمام مسالک کا متفقہ مسئلہ ہے۔ پاسپورٹ میں مذہب کا خانہ بحال کیا جائے۔ قادیانیت نوازی بند کی جائے۔ قادیانی ردائے نبوت کے چور ہیں اور وطن عزیز پاکستان کے غدار ہیں۔ مفکر پاکستان علامہ اقبال مرحوم نے کہا تھا کہ قادیانی اسلام و ملک دونوں کے غدار ہیں۔ حکومت قادیانیوں کو نوازنا ترک کر دے۔ انہوں نے کہا کہ اصل مسئلہ پاسپورٹ سے مذہب کے کالم کا نکالا جانا نہیں بلکہ قادیانی حکومت وقت پر اثر انداز ہو کر ۱۹۷۴ء میں قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دیا جانے والا قانون ہی ختم کرانا چاہتے ہیں۔ ہم حکومت سے مطالبہ کرتے ہیں کہ پاسپورٹ میں مذہب کا خانہ بحال کر کے قادیانیوں کا حدود حرم میں داخلہ روکے۔ علمائے کرام نے عوام سے اپیل کی کہ مسئلہ ختم نبوت کی حفاظت کے لئے اپنے تمام مسلکی اختلافات کو بھلا کر متحد ہو جائیں اور کراچی میں ختم

نبوت کے حوالے سے منعقد ہونے والے تمام پروگراموں کو کامیاب بنائیں۔ دریں اثنا مجلس عمل تحفظ ختم نبوت صوبہ سندھ کے کنوینر ممتاز عالم دین علامہ احمد میاں حمادی‘ مولانا ڈاکٹر نصیر الدین سواتی‘ قاضی احمد نورانی‘ قاری شبیر اختر منصوری‘ مولانا احتشام الحق احرار‘ مولانا بشیر القادری‘ مفتی محمد راشد مدنی‘ مفتی محمد طاہر مکی اور دیگر نے برنس روڈ جناح مسجد میں عظیم الشان ختم نبوت کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ قادیانی اسرائیل کے ایجنٹ ہیں۔ پاسپورٹ میں مذہب کا خانہ نہ ہونے سے قادیانی حرم میں جائیں گے جس پر اسرائیل کی پہلے سے ہی نظریں ہیں۔ اسرائیل اسلام اور پاکستان کا دشمن ہے۔ اسرائیل کے شہر حیفہ میں عیسائیوں کو بھی تبلیغ کی اجازت نہیں‘ لیکن اس شہر کے اندر گستاخان رسول قادیانیوں کا بہت بڑا مرکز قائم ہے۔ اس سے اس بات کو تقویت ملتی ہے کہ قادیانی پاکستان میں اسرائیل کے جاسوس ہیں اور ملک توڑنے کی ناپاک کوششوں میں مصروف ہیں۔ انہوں نے کہا کہ قادیانیوں کا عقیدہ ہے کہ پاکستان خدا کی مرضی کے بغیر بنا ہے۔ جب قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دیا گیا تو پاکستان کا غدار سائنسدان ڈاکٹر عبدالسلام قادیانی یہ کہہ کر بیرون ملک فرار ہو گیا کہ میں اس لعنتی ملک میں نہیں رہ سکتا۔ حکمران ہوش سے کام لیں۔ قادیانیوں کو آستین کا سانپ سمجھیں۔ یہ کبھی بھی ملک وملت کے وفادار نہیں ہو سکتے۔ علماء کرام نے کہا کہ مسئلہ ختم نبوت کے تحفظ اور فتنہ قادیانیت کے تعاقب کے لئے ہم سب ایک ہیں۔ انہوں نے عوام سے اپیل کی کہ مسلکی اختلافات کو بالائے طاق رکھتے ہوئے مجلس عمل تحفظ ختم نبوت کے جھنڈے تلے جمع ہو جائیں۔ فرقہ واریت پھیلانے والے اسلام کے دشمن ہیں جو مسلمانوں کو آپس میں دست وگریبان کر کے قادیانیوں کے عزائم میں مزید پختگی لانا چاہتے ہیں۔ عوام ایسے لوگوں کا ساتھ نہ دیں۔ انہوں نے حکومت سے مطالبہ کیا کہ پاسپورٹ میں فوری طور پر مذہب کا خانہ بحال کیا جائے بصورت دیگر احتجاج کے دائرے کو وسیع کریں گے اور مرکزی قائدین کے حکم پر ہر قسم کے پرامن احتجاج کو اپنائیں گے۔ دریں اثنا علامہ احمد میاں حمادی‘ عبدالستار افغانی‘ ڈاکٹر معراج الہدیٰ صدیقی‘ محمد حسین محنتی‘ علامہ رجب علی نعیمی‘ مولانا قاضی احمد نورانی‘ مولانا ڈاکٹر نصیر الدین سواتی‘ مفتی محمد راشد مدنی‘ قاری شبیر اختر منصوری‘ شبیر ابو طالب‘ مفتی محمد طاہر مکی‘ مفتی کفایت اللہ خان‘ مولانا رفیع اللہ‘ مولانا حبیب اللہ اور دیگر نے گزری میں مجلس عمل تحفظ ختم نبوت کے زیر اہتمام ایک عظیم الشان ختم نبوت کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ پاسپورٹ سے مذہب کا خانہ قادیانیوں کو تقویت پہنچانے کے لئے خارج کیا گیا ہے۔ مسلمانوں کو ہراساں اور بدنام کرنے اور قادیانیوں کو معاشرے کا برتر شہری ثابت کرنے کی کوشش کی جا رہی ہے۔ حکومت فوری طور پر پاسپورٹ میں مذہب کا خانہ بحال کر کے مسلمانوں میں پائی جانے والی تشویش وبے چینی کا سدباب کرے۔ قادیانیوں نے توہین انبیاء کے ریکارڈ توڑ دیئے ہیں۔ مرزا غلام احمد قادیانی کو محمد رسول اللہ قرار دے کر قادیانیوں نے اپنا راستہ مسلمانوں سے جدا کر لیا ہے۔ پاسپورٹ سے مذہب کا خانہ حذف کرنا بھی قادیانیوں کی سازش کا ایک حصہ ہے‘ جس کی وجہ سے وہ ایک طرف بیرونی ممالک میں سیاسی پناہ کے حصول کے امیدوار قادیانیوں کو بیرون ملک فرار کرانے کی کوشش کر رہے ہیں تو دوسری طرف دہشت گردی کی وارداتوں میں ملوث قادیانیوں کو حرمین شریفین اور دیگر اسلامی ممالک میں بھیج کر ان ممالک میں دہشت گردی کو فروغ دینے کی سازش کر رہے ہیں۔ جب دنیا بھر کے افراد فخریہ طور پر اپنے مذہب کا اظہار کرتے ہیں تو حکومت آخر مسلمانوں کو پاسپورٹ میں اپنے مذہب کے اظہار کا حق دینے سے گریزاں کیوں ہے؟ پاسپورٹ فیس ادا کرنے والے پاکستان کے مسلمان شہریوں کا یہ حق ہے کہ وہ پاسپورٹ میں اپنے مذہب کے اندراج کا مطالبہ کریں اور اسی وجہ سے پاسپورٹ میں مذہب کے خانہ کی بحالی مسلمانوں کا قانونی حق ہے۔ انہوں نے کہا کہ قادیانیوں نے ملک میں انتشار اور انارکی پھیلانے کی غرض سے حکمرانوں کو اسلام اور مسلمانوں کے خلاف اقدامات اٹھانے پر مجبور کیا ہے۔ قادیانی‘ انتظامیہ پر اثر انداز ہو کر پاسپورٹ میں مذہب کے خانے کی بحالی سے روک رہے ہیں جو باعث تشویش ہے۔ حکومت بلاوجہ اس مسئلہ کو طول نہ دے بلکہ جلد سے جلد اس مسئلہ کو مسلمانوں کی امنگوں کے مطابق مذہب کے خانہ کی بحالی کے اعلان کی صورت میں حل کرے۔ ملک کو سیکولر یا قادیانی اسٹیٹ بنانے کی ہرگز اجازت نہیں دی جائے گی۔

اوکاڑہ...... عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی مبلغ مولانا عبدالرزاق مجاہد نے نماز جمعہ کے اجتماع میں پیلی والی مسجد میں خطاب کرتے ہوئے پاسپورٹ میں مذہب کے خانہ کی بحالی کیلئے عوام الناس سے ایک قرارداد منظور کرائی جس کی عوام الناس نے ہاتھ کھڑے کر کے بھرپور تائید کی۔ اس موقع پر مولانا نے کہا کہ حکمران جلد ہی

مذہب کے خانہ کو بحال کر کے عوام میں پائی جانے والی بے چینی کو دور کریں اور مذہب کے خانہ کو ختم کرنے والوں کو سرعام پھانسی دیں۔ مولانا نے انتظامیہ پر تنقید کرتے ہوئے کہا کہ اگر آپ پاکستان میں کچھ دیر رہنا چاہتے ہیں تو قادیانیت نوازی چھوڑ کر محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی غلامی والی وردی پہنیں۔ مسلمانوں میں آج بھی کئی غازی علم الدین موجود ہیں۔ اقتدار آنے جانے والی چیز ہے۔ مرزائیوں کو آئین پاکستان کا پابند کیا جائے۔ تحفظ ناموس رسالت کے قوانین میں کوئی ترمیم برداشت نہیں کی جائے گی۔ اگر حکومت نے پاسپورٹ میں مذہب کا خانہ بحال نہ کیا تو چودہ کروڑ مسلمان انتظامیہ کا خانہ خراب کر دیں گے۔ اس موقع پر مولانا کفایت اللہ' قاری عبداللہ سالک' مولانا عبدالرحمٰن' قاری محمد اسلم چنیوٹی کے علاوہ دیگر حضرات بھی کافی تعداد میں موجود تھے۔ دریں اثنا آل پارٹیز مجلس تحفظ ختم نبوت کا اجلاس' بھرپور مظاہرے اور کامیاب جلوس قاری مشتاق احمد رحیمی کی صدارت میں منعقد ہوئے جن سے تمام مکاتب فکر کے جید علمائے کرام' وکلاء اور دانشوروں نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ جب تک حکمران پاسپورٹ میں مذہب کا خانہ بحال نہیں کرتے اس وقت تک ہمارا پُر امن احتجاج جاری رہے گا۔ انشاء اللہ مذہب کا خانہ ختم کرنے والوں کا ضرور خانہ خراب ہوگا۔ علماء کرام نے کہا کہ انتظامیہ قادیانیوں کی ایجنٹ نہ بنے اور مرزائیوں کی زبان بولنا بند کر دے۔ مظاہروں میں کارکنوں اور ختم نبوت کے دیوانوں نے بینرز اور کتبے اٹھا رکھے تھے' جن پر پاسپورٹ میں مذہب کے خانہ کی بحالی کے حوالے سے مختلف نعرے درج تھے۔

گمبٹ...... عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت اور جمعیت علمائے اسلام نے پاسپورٹ میں مذہب کے خانہ کے خاتمہ کے خلاف فاروق اعظم چوک شیخ محلہ گمبٹ سے ایک پرامن جلوس نکالا' جس کی سرپرستی ولی کامل حضرت مولانا عبدالکریم کھڑو کر رہے تھے' اس موقع پر جمعیت علمائے اسلام کے رہنماؤں مولانا محمد رمضان' مولانا نعمت اللہ' مولانا عبدالحق' مولانا قاری انور' مولانا گل محمد' حکیم عبدالواحد بروہی' عبدالسمیع شیخ اور عبداللطیف شیخ نے جلوس میں شریک حاضرین سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ حکمرانوں کو چاہئے کہ پاسپورٹ میں مذہب کا خانہ بحال کر کے ملک کو انتشار سے بچائیں' کیونکہ یہ ملک اسلام کے نام پر وجود میں آیا اور اسلام کے نام پر ہی قائم رہے گا۔ حکمران اقتدار کے نشے میں مذہب سے کھیل رہے ہیں۔ پاسپورٹ میں مذہب کے خانے کی بحالی کا مسئلہ ایک سنجیدہ مسئلہ ہے۔ اس مسئلے کو انتہائی سنجیدگی کے ساتھ لینے اور اس پر عوام کے جذبات اور احساسات کے مطابق درست فیصلہ کرنے کی ضرورت ہے' جس میں حکومت کو مزید تاخیر نہیں کرنی چاہئے۔ مقررین نے اپنے بیانات میں کہا کہ پرویز مشرف امریکی و یہودی ایجنٹ کا کام کر رہا ہے' جس کو ہر آدمی اچھی طرح سمجھتا ہے۔ حکمرانوں کی تمام پالیسیاں ناکام ہو چکی ہیں۔ آخر میں حکومت پاکستان سے مطالبہ کیا گیا کہ پاسپورٹ میں مذہب کا خانہ فی الفور بحال کیا جائے اور قادیانیوں کو پابند بنایا جائے کہ وہ غیر آئینی اور غیر قانونی سرگرمیوں سے گریز کریں۔ توہین رسالت کے قانون میں ترمیم کا فیصلہ واپس لیا جائے ورنہ حکومت کے خلاف اسلام آباد تک احتجاجی مظاہرہ کریں گے۔ دریں اثنا عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے کارکنوں اور جمعیت علماء اسلام کے رہنماؤں نے جمعہ کے دن پریس کلب خیرپور کے سامنے ایک احتجاجی مظاہرہ کیا' جس میں کثیر تعداد میں لوگوں نے شرکت کی۔ احتجاجی مظاہرے سے خطاب کرتے ہوئے جمعیت علمائے اسلام کے رہنما مولانا میر محمد میرک نے کہا کہ حکومت نے پاسپورٹ سے مذہب کا خانہ ختم کر کے اور بے دین قوتوں کی مدد کرکے اسلام اور آئین سے بغاوت کی ہے۔ حکمرانوں کو حکومت میں رہنے کا کوئی حق نہیں۔ انہوں نے کہا کہ پاسپورٹ میں مذہب کا خانہ آئینی اور قانونی تقاضا ہے۔ اگر حکمران یہ سمجھتے ہیں کہ دیگر امور کی طرح شاید وہ اس اہم اور نازک مسئلہ ختم نبوت کو بھی وعدوں اور دعوؤں سے ٹال دیں گے تو یہ ان کی بڑی غلط فہمی ہوگی۔ احتجاجی مظاہرے سے خطاب کرتے ہوئے امیر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت گمبٹ حکیم عبدالواحد بروہی نے کہا کہ ہم اپنی جانوں کا نذرانہ تو دے سکتے ہیں لیکن رحمت کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کی عصمت وناموس پر آنچ نہیں آنے دیں گے۔ قادیانیوں کی سابقہ تاریخ بھی یہ ہے کہ انہوں نے ملک اور قوم کو ہر ممکن نقصان پہنچانے کی بار بار سازش کیں۔ لہٰذا اب بھی یہ مسلمانوں کے خیرخواہ نہیں ہو سکتے۔ ان کی پالیسیوں کے باعث ملک معاشی طور پر تباہی کے دہانے پر پہنچ چکا ہے اور حکومتی ادارے عوام کا خون چوس رہے ہیں۔ سرکاری خزانے کو قادیانی دونوں ہاتھوں سے لوٹ رہے ہیں۔ آخر میں پریس سیکرٹری عبداللطیف شیخ نے اپنے بیان میں کہا کہ حکمرانوں کو معلوم ہے کہ اس وقت ملک کی داخلی صورتحال کیا ہے۔ لہٰذا اس کو مزید خراب کرنے کی کوشش نہ کرے اور قادیانیوں کھلی چھٹی دینے کی بجائے ان کو قانون

کا پابند بنایا جائے۔ مشرف کو چاہیے کہ وہ قادیانیوں کے چکر میں نہ آئیں ورنہ قیامت کے دن ذلت و رسوائی ہوگی۔ مظاہرے کے اختتام پر حکومت پاکستان سے شدید ردعمل ظاہر کرتے ہوئے مطالبہ کیا گیا کہ پاسپورٹ میں مذہب کا خانہ بحال کیا جائے' توہین رسالت کے قانون میں ترمیم کا فیصلہ واپس لیا جائے اور غیر اسلامی تعلیمی بورڈ کے قیام کا فیصلہ واپس لیا جائے۔

چیچہ وطنی...... روشن خیالی اور ماڈرن اسلام کے درپردہ عوام میں نئی نبوت اور منسوخی جہاد کا تصور پیدا کیا جارہا ہے۔ توہین رسالت کے قانون' حدود آرڈی نینس اور عقیدۂ ختم نبوت کا مذاق اڑانے والوں کا اسلام سے کوئی تعلق نہیں۔ محض غیر ملکی سیکولر لابیاں انہیں ایشو بنا کر مسلمانوں کے مذہبی حقوق سلب کرنا چاہتی ہیں۔ حکومت نے جدید مشین ریڈایبل پاسپورٹوں میں مذہب کا خانہ بحال نہ کیا تو ملک میں نہ ختم ہونے والی ہولناک کشیدگی جنم لے سکتی ہے۔ ان خیالات کا اظہار عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے ترجمان مولانا محمد قاسم رحمانی نے ایک پُرہجوم پریس کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے کیا۔ اس موقع پر مولانا عبدالحکیم نعمانی' مولانا کفایت اللہ حنفی' مفتی محمد عثمان اور مولانا عبدالباقی بھی موجود تھے' انہوں نے کہا کہ پاسپورٹ سے مذہب کا خانہ غائب کروانے کی تازہ قادیانی سازش پکڑی گئی ہے' وہ یہ کہ قادیانیوں نے سیاسی پناہ کے حصول کے لئے امتیازی سلوک کا واویلا کرکے باہر کی حکومتوں سے بڑی تعداد میں ویزے وصول کئے۔ اس طرح کے بڑھتے ہوئے واقعات کی وجہ سے بیرون ملک کی حکومتوں نے انکوائری اور تحقیق و تفتیش کی تو قادیانی واویلا غلط ثابت ہوا کہ حالیہ مردم شماری کے مطابق پاکستان میں محض چندلاکھ قادیانی مقیم ہیں۔ جبکہ ملک کی ایک تہائی آبادی کے برابر اعلیٰ ملازمتیں اور کلیدی آسامیاں ان کے پاس ہیں' تو ان بیرونی حکومتوں نے قادیانی ہونے کی بنا پر ویزے دینے بالکل محدود کردیئے' تو قادیانی جماعت نے خطرناک کھیل کے ذریعے وزارت داخلہ کے گرد گھیرا تنگ کیا اور یوں وہ مشین ریڈایبل پاسپورٹوں سے مذہب کا خانہ ختم کروانے میں کامیاب ہوگئے۔ انہوں نے کہا حکومت قادیانیوں کی ارتدادی حکمت عملی کو سمجھے اور اس کا نوٹس لیتے ہوئے ان کی تخریبی و اشتعال انگیز کارروائیوں کو روکے۔ انہوں نے کہا کہ عقیدۂ ختم نبوت اور ناموس رسالت کا مسئلہ ہمیں اپنی جان و مال سے بھی زیادہ عزیز ہے اور تاریخ گواہ ہے کہ ہم نے جان پر کھیل کر بھی ناموس رسالت کا تحفظ کیا ہے۔

دریں اثنا عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی مبلغ مولانا محمد قاسم رحمانی نے کہا ہے کہ ہم پورے ایمانی جذبے سے فتنہ قادیانیت کا مقابلہ کرتے رہیں گے۔ ہم اپنے اس موقف میں اتنے پکے ہیں کہ دنیا کی کوئی طاقت بھی ہم سے ہمارا یہ مقدس مشن نہیں چھین سکتی۔ وہ یہاں جامع مسجد بلاک نمبر ۱۲ میں جمعۃ المبارک کے ایک مثالی اجتماع سے خطاب کررہے تھے۔ انہوں نے کہا جدید ٹیکنالوجی کے تحت بنائے گئے نئے پاسپورٹوں سے مذہب کے خانے کا خاتمہ قادیانیت کو پروان چڑھانے کے مترادف ہے۔ جمعہ کے بعد حضرت مولانا محمد قاسم رحمانی نے جامع مسجد کے باہر منعقدہ ایک خاموش احتجاجی مظاہرے کی قیادت فرمائی۔ مفتی محمد عثمان' مولانا عبدالحکیم نعمانی' قاری زاہد اقبال اور مولانا عبدالباقی سمیت عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت اور مجلس عمل کے رہنما مولانا محمد قاسم رحمانی کے ہمراہ تھے۔

مولانا عبدالحکیم نعمانی کے تبلیغی اسفار

چیچہ وطنی (نامہ نگار) عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی مبلغ مولانا عبدالحکیم نعمانی گزشتہ دنوں میں تبلیغی پروگراموں کی غرض سے ساہیوال تشریف لے گئے۔ جامعہ رشیدیہ اور علوم شرعیہ میں علمائے کرام اور اکابرین سے ملاقات کی اور انہیں جماعتی سرگرمیوں کے متعلق رپورٹ پیش کی' بعدازاں جامع مسجد غلہ منڈی' جامع مسجد رابعہ' جامع قادری راشدی' جامع مسجد شیخ برکت' جامع مسجد بلال' جامع مسجد مدینہ' جامع مسجد الحبیب اور جامع مسجد محمدیہ میں عوامی اجتماعات سے خطاب کرتے ہوئے انہوں نے کہا قادیانیت اسلام دشمن فرقہ ہے جس کا اسلام سے کوئی تعلق نہیں۔ کلیدی آسامیوں پر فائز متعصب و شدت پسند قادیانی ملک کی نظریاتی اور جغرافیائی سرحدوں کے خلاف سازشوں میں مصروف ہیں۔ استعماری و کلیسائی اور یہودی طاقتیں مسلمانوں کے خلاف قادیانیوں کو بطور ڈیفنس لائن استعمال کررہی ہیں۔ انہوں نے کہا کہ قادیانیوں کی اسلام اور ملک دشمن سرگرمیوں سے اسلامیان پاکستان میں شدید اشتعال پایا جاتا ہے۔ حکومت پاکستان فوری طور پر قادیانیوں کو آئین کا پابند بنائے اور ان کی ارتدادی سرگرمیوں کی روک تھام کے لئے موثر کردار ادا کرے۔ اس دوران انہوں نے مولانا عبدالغنی' مولانا قاری ناصر' مولانا انعام اللہ شاہ بخاری' قاری سنی محمد' مولانا نور محمد کے علاوہ مذہبی و سیاسی اور دینی رہنماؤں سے ملاقات کی اور جماعتی' تبلیغی اور تنظیمی امور پر بات چیت کی۔ ان تمام پروگراموں میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے ناظم اعلیٰ قاری عبدالجبار' محمد اسلم بھٹی' رانا عبدالشکور طاہر اور قاری نصیر احمد نے بھرپور تعاون کیا۔

ہر مذہب میں کچھ بنیادی عقائد اور اصول ہوتے ہیں جن کی بنا پر ایک مذہب دوسرے مذہب سے جدا اور ممتاز سمجھا جاتا ہے

عقائد اسلام اور مرزائیت

تقابلی جائزہ

مفتی محمد راشد مدنی

قسط نمبر۹

مسلمانوں کے عقائد

اہل اسلام کا عقیدہ ہے کہ انبیائے کرام علیہم السلام کا جو سلسلہ سیدنا آدم علیہ السلام سے شروع ہوا تھا' حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر آ کر ختم ہو گیا' آپ علیہ السلام کے بعد کسی کو بھی منصب نبوت عطا نہیں کیا جائے گا' خواہ نبوت تشریعی ہو یا غیر تشریعی یا کسی بھی قسم کی ہو۔

حدیث مبارکہ سے ثبوت:

''عن سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لعلیؓ انت منی بمنزلۃ ھارون من موسیٰ الا انہ لا نبی بعدی.'' (بخاری ص ۶۳۳ ج ۲)

ترجمہ: ''حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے فرمایا: تم مجھ سے وہی نسبت رکھتے ہو جو ہارون کو موسیٰ (علیہ السلام) سے تھی' مگر میرے بعد کوئی نبی نہیں۔''

مرزائیوں کے عقائد

مرزائیوں کے نزدیک حضور صلی اللہ علیہ وسلم پر نبوت ختم نہیں ہوئی' بلکہ آپ کے بعد بھی نبوت کا دروازہ کھلا ہے۔ آپ علیہ السلام کے بعد بھی نبی آ سکتے ہیں۔ مرزا غلام احمد قادیانی بھی سابقہ انبیاء کی طرح نبی ہیں اور مرزا غلام احمد قادیانی کو نبی نہ ماننے والے کافر ہیں۔

مرزائیوں کی کتابوں سے ثبوت:

مرزا غلام احمد قادیانی نے لکھا ہے:

''انا ارسلنا الیکم رسولاً شاھداً علیکم کما ارسلنا الیٰ فرعون رسولا.''

(حقیقۃ الوحی ص ۱۰۱ خزائن ج ۲۲ ص ۱۰۵)

ترجمہ: ''ہم نے تمہاری طرف ایک رسول بھیجا ہے اس رسول کی مانند جو فرعون کی طرف بھیجا گیا تھا۔''

''یٰس انک لمن المرسلین علی صراط مستقیم.'' (حقیقۃ الوحی ص ۱۰۷)

ترجمہ: ''اے سردار تو خدا کا مرسل ہے' راہ راست پر۔''

بنیادی عقائد میں سے ایک بھی عقیدہ سے انحراف مذہب سے تعلق ختم کر دیتا ہے جبکہ قادیانی مذہب نے بیسیوں اسلامی عقائد سے انحراف کیا ہے

REGD # SS-160

صدر مملکت' وزیراعظم پاکستان اور وفاقی وزیر داخلہ سے مطالبہ

پاسپورٹ میں مذہب کا خانہ بحال کیا جائے

- ...... قادیانیوں کو ۷/ستمبر ۱۹۷۴ء کو آئین پاکستان میں دوسری متفقہ ترمیم کے ذریعہ غیر مسلم اقلیت قرار دیا گیا۔
- ...... ووٹر لسٹ' پاسپورٹ و شناختی کارڈ کے فارموں میں ختم نبوت کا حلف نامہ رکھا گیا۔
- ...... پاسپورٹ میں مذہب کے خانہ کا اضافہ کیا گیا۔
- ...... ربع صدی سے پاکستان کے تمام حکومتی ادوار میں اس پر عملدرآمد ہوتا رہا۔
- ...... موجودہ دور حکومت میں قادیانیوں کی سازش سے ووٹر لسٹوں سے حلف نامہ حذف کیا گیا اور پھر اسلامیان پاکستان کے اضطراب و احتجاج کے باعث اسے وفاقی حکومت نے واپس لیا۔
- ...... اب پھر حکومتی دوائر میں قادیانی لابی نے شب خون مار کر پاسپورٹ سے مذہب کا خانہ حذف کرا دیا ہے۔
- ...... حالانکہ یہ آئینی طور پر طے شدہ مذہبی و قومی مسئلہ تھا' جسے اب متنازعہ بنا کر اسلامیان عالم کو اضطراب اور اسلامیان پاکستان کو امتحان میں مبتلا کر دیا گیا ہے۔
- ...... پاسپورٹ میں مذہب کا خانہ جہاں آئینی تقاضہ تھا' وہاں اس لئے بھی ضروری تھا کہ قادیانی بوجہ غیر مسلم ہونے کے حدود حرمین شریفین میں داخل نہیں ہوسکتے۔ سعودی عرب حرمین شریفین میں قانونی طور پر شاہ فیصل مرحوم کے دور سے ان کا داخلہ بند ہے۔ پاکستان میں دیگر ممالک کی نسبت قادیانی تعداد زیادہ ہے۔ پاسپورٹ میں مذہب کا خانہ نہ ہونے کے باعث دھوکہ دہی سے وہ مسلمان بن کر حرمین شریفین چلے جاتے تھے' اب مذہب کے خانہ کو پاسپورٹ سے حذف کر کے قادیانیوں کی چال اور دھوکہ دہی کو کامیاب بنانے کی حکومتی سطح پر نامناسب کوشش کی گئی ہے۔
- ...... صدر مملکت' وزیراعظم' وفاقی وزیر داخلہ' قادیانی لابی کی ناز برداری اور پرورش کی روش ترک کر کے پاسپورٹ کے فارم میں حلف نامہ اور پاسپورٹ میں مذہب کے خانہ کو حسب سابق فوری بحال کرنے کا آرڈر جاری کریں۔

آل پارٹیز مرکزی مجلس عمل تحفظ ختم نبوت پاکستان ملتان